فرازِ الفتاوی (حصہ 28)

ایک سو شرعی مسائل کا مجموعہ

فتوی نمبر: 2701 تا 2800

مصنف: ابو البنات فراز عطاری مدنی

نظر ثانی: ابو احمد مفتی انس عطاری

فہرست

عقائد

احادیث

طہارت

فہرست

نماز

زکوۃ

فہرست

نکاح/طلاق

قسم/منت

فہرست

وقف/چندہ

اجارہ/اجیر

فہرست

خواتین کے مسائل

وراثت

فہرست

جائز/ناجائز

فہرست

جائز/ناجائز

فہرست

متفرق

عقائد

فتوی نمبر: 2706

حضور ﷺ کو روحانی والد کہنا

سائل: رخسار جٹ

سوال: نبی پاک ﷺ کو روحانی والد کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نبی پاک ﷺ کو روحانی والد کہنے میں حرج نہیں کہ اس مفہوم کی حدیث بھی موجود ہے اور نبی اپنی امت کے لئے والد کی مثل ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: "انما انا لکم مثل الوالد لولدہ" ترجمہ: بے شک میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسا باپ اپنی اولاد کے لئے۔ (ابن ماجہ، کتاب الطهارة وسننها، باب الاستنجاء، جلد1، صفحہ114، حدیث313، دار احیاء الکتب العربیہ)

شرح: "یعنی شفقت و محبت اور تعلیم میں مَیں تمہارے والد کی مثل ہوں اور ادب، اطاعت اور تعظیم میں تم میری اولاد کی مثل ہو۔ خیال رہے کہ بعض احکامِ شرعیہ میں بھی حضور ساری اُمّت کے باپ ہیں" (مرآۃ المناجیح، جلد1، حدیث347)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

05 ربیع الثانی 1447ھ / 29 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2718

I love Muhammad

سائل: ایوب عطاری

سوال: I love Muhammad لکھنا اور بولنا کیسا؟ بعض اوقات لوگ درمیان میں دل ڈال دیتے ہیں کیا یہ بے ادبی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ ادب اور بے ادبی کا عموماً تعلق عرف پر ہوتا ہے اور پوری دنیا کے مسلمان بے ادبی تو دور کی بات؛ اپنی محبت کے اظہار کے لئے اس جملہ کو استعمال کرتے ہیں اور درمیان میں دل کا ڈال دینا بھی قطعاً بے ادبی نہیں کہ یہ اس بات کا اظہار ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جان ایمان ہیں۔ جن لوگوں نے اس کو ناجائز بلکہ حرام تک کہہ دیا وہ لوگوں کے عرف وعادت اور وقت کی ضرورت سے نابلد ہوتے ہیں کیونکہ اس وقت اس نعرے کو لگانے کی حاجت ہے، اس طرح کے فتاوی سے دین کو بھی نقصان ہوتا ہے اور لوگ علما سے بدظن ہو جاتے ہیں، انگلش کا جائز استعمال کوئی برا نہیں بلکہ جس طرح زبانوں میں ثواب کا معیار ہے وہ انگلش میں بھی ہے بلکہ تمام زبانیں الہامی ہیں، انگلش میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اظہار محبت کے لئے یہی جملہ بولا جاتا ہے جیسے اردو میں کہا جاتا ہے کہ ہمیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت ہے اور عربی میں نحن نحب محمدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کہا جاتا ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "ادب و توہین کا مدار عرف پر ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ608)

اعلی حضرت لکھتے ہیں: "ومن لم یعرف اھل زمانہ ولم یراع فی الفتیا حال مکانہ فھو جاھل مبطل فی قولہ وبیانہ یعنی: جو اپنے اہل زمانہ کو نہ پہچانے اور فتاوی میں اس کے مکان کو ملحوظ نہ رکھے وہ جاہل ہے اور اس کا قول و بیان باطل ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ339)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ/07 اکتوبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
Fiqhi Masail Group

فتوی نمبر: 2721

غوث پاک کی طرف منسوب قصائد

سائل: علی قادری

سوال: غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب بعض قصائد ہیں جن میں یہ بھی ہے کہ میں طوفان نوح میں ان کے ساتھ تھا اور میری وجہ سے طوفان ٹلا میں ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا اور میری دعا سے آگ ٹھنڈی ہوئی وغیرہ اس طرح کسی عالم کا ان کو بیان کرنا اور دلیل میں یہ قصیدہ دکھا دینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ بات اہم ہے کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو کتابیں منسوب ہیں ان میں صحیح سند کے ساتھ ان قصائد کا ذکر نہیں یہاں تک کہ کشف الظنون جیسی مشہور و معروف کتاب میں بھی کئی دیوان مذکور ہیں مگر دیوان عبد القادر یا دیوان غوث اعظم کا تذکرہ نہیں، بالفرض اگر یہ قصائد والی کتاب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف درست منسوب ہوں تو بھی ہر ہر شعر کو غوث پاک کا ماننا درست نہیں کہ صرف کتاب میں کسی عبارت کا ہونا شرعی دلیل نہیں کیونکہ پرانی کتابوں میں الحاقات کثرت سے ہوتے رہے ہیں، لہذا کسی عالم کا اس طرح قصائد سے بیان کرنا اور دلیل میں صرف غیر معروف کتاب دکھا دینا کافی نہیں۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”وہ کتاب محفوظ مصؤن ہونا ثابت ہو جس میں کسی دشمن دین کے الحاق کا احتمال نہ ہو جیسے ابھی غنیۃ الطالبین شریف میں الحاق ہونا بیان ہوا، یونہی امام حجۃ الاسلام غزالی کے کلام میں الحاق ہوئے اور حضرت شیخ اکبر کے کلام میں تو الحاقات کا شمار نہیں جن کا شافی بیان امام عبد الوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر میں فرمایا اور فرمایا کہ خود میری زندگی میں میری کتاب میں حاسدوں نے الحاقات کیے، اسی طرح حضرت حکیم سنائی و حضرت خواجہ حافظ وغیرہما اکابر کے کلام میں الحاقات ہونا شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثناء عشریہ میں بیان فرمایا، کسی الماری میں کوئی قلمی کتاب ملے اس میں کچھ عبارت ملنی دلیل شرعی نہیں کہ بے کم و بیش مصنف کی ہے پھر اس قلمی نسخہ سے چھاپا کریں تو مطبوعہ نسخوں کی کثرت کثرت نہ ہوگی اور ان کی اصل وہی مجہول قلمی ہے جیسے فتوحات مکیہ کے مطبوعہ نسخے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 29، صفحہ 225، 224)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ / 07 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2790

کہنے کو تیرے سر پہ دستار یتیمی

سائل: غلام جیلانی

سوال: یہ شعر پڑھنا کیسا "کہنے کو تیرے سر پہ دستار یتیمی لیکن تو زمانے کے یتیموں کا سہارا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس شعر کا پہلا مصرعہ بے ادبی پر مشتمل ہے کیونکہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یتیم کہنا حرام ہے اور یہاں لفظ "دستار" سے معنی میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ لفظِ یتیم کو اور واضح کر رہا ہے لہذا اس کا پہلا مصرعہ پڑھنا حرام ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یتیم اور مزید چند کلمات کہنے سے متعلق سوال ہوا تو ارشاد فرمایا: "(حضور) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وشرف واعظم کے شان ارفع واعلیٰ میں الفاظِ مذکورہ کا اطلاق ناجائز و حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 626)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 جمادی الاولی 1447ھ / 18 نومبر 2025ء

احادیث

فتوی نمبر: 2755

قرآن کو ذریعہ معاش نہ بناؤ

سائل: فدا محمد

سوال: کیا اس طرح کی روایت ہے کہ قرآن کو ذریعہ معاش مت بناؤ اگر ہے تو اس کی کچھ وضاحت کر دیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کتب احادیث میں یہ روایت موجود ہے اور اس کی شرح میں فرمایا گیا کہ ایسے لوگ جو قرآن کی تلاوت کے عوض حرام پیسے لیتے ہیں یا تلاوت قرآن کو فقط دنیا کمانے اور بڑھانے کا سبب بناتے ہیں، یاد رہے کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ تعلیم قرآن پر اجرت لینا یا وقت کا اجارہ کر کے اس میں تلاوت کرنا جائز ہے البتہ اس کے علاوہ فقط تلاوت پر اجارہ کر کے اس کا عوض لینا حرام ہے، چنانچہ مسند احمد میں ہے: "اقرءوا القرآن ولا تغلوا فيه ولا تجفوا عنه ولا تاكلوا به ولا تستكثروا به" ترجمہ: قرآن کی تلاوت کرو اور اس میں حد سے نہ بڑھو اور نہ ہی اس کی تلاوت سے دوری اختیار کرو اور اس کو ذریعہ معاش اور دنیا کی کثرت حاصل کرنے کا سبب نہ بناؤ۔ (مسند احمد، مسند المکیین، جلد 24، صفحہ 288، حدیث 15529، مؤسسة الرسالة)

شرح: "لا تجعلوا له عوضا من سحت الدنيا" ترجمہ: دنیا کی حرام کمائی کو اس کا عوض نہ بناؤ۔

(عمدة القاری، کتاب العدة، باب رقية العين، جلد 21، صفحہ 264، دار احياء التراث)

فتاوی رضویہ میں ہے: "قرآنِ عظیم کی تعلیم، دیگر دینی علوم، اذان اور امامت پر اُجرت لینا جائز ہے جیسا کہ متاخرین ائمہ نے موجودہ زمانہ میں شعائرِ دین اور ایمان کی حفاظت کے پیشِ نظر فتویٰ دیا ہے، اور باقی طاعات مثلاً زیارتِ قبور، اموات کے لئے ختمِ قرآن، قراءت، میلادِ پاک سید الکائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات والتحیات پر اصل ضابطہ کی بنا پر منع باقی ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 19، صفحہ 495)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 جمادی الاولی 1447ھ / 28 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2756

احادیث میں اولیا کی قسموں کا بیان

سائل: فراز اکرم

سوال: کیا حدیث میں اولیاء کرام کی مختلف قسموں کا ذکر ہے جیسے ابدال، اوتاد وغیرہ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

احادیث میں ابدال کا خاص طور پر ذکر ملتا ہے، اس کے علاوہ صحابہ کرام علیھم الرضوان کے اقوال اور دیگر آثار میں اخیار اور نجباء وغیرہ کا ذکر بھی موجود ہے۔ ابن عساکر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "لا تسبوا اھل الشام فان فیھم الابدال" ترجمہ: شام کو برا نہ کہو اس لئے کہ بے شک اس میں ابدال ہیں۔ (ابن عساکر، عن دمشق والشام، جلد 1، صفحہ 336، دار الفکر للطباعۃ)

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "ان الانبیاء کانوا اوتاد الارض، فلما انقطعت النبوۃ ابدل اللہ مکانھم قوما من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقال لھم الابدال" ترجمہ: بے شک انبیاء کرام علیھم السلام اس زمین کے اوتاد ہیں تو جب نبوت کا دروازہ بند ہو گیا تو اللہ پاک نے امت محمد میں سے ایک قوم کو ان کی جگہ بدل دیا انہیں ابدال کہا جاتا ہے۔ (نوادر الاصول، جلد 1، صفحہ 262، دار الجیل)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "الابدال من الشام و النجباء من اھل المصر و الاخیار من اھل العراق" ترجمہ: ابدال شام میں ہوتے ہیں اور نجباء مصر والوں میں سے ہیں اور اخیار اہل عراق سے ہیں۔

(ابن عساکر، عن دمشق والشام، جلد 1، صفحہ 297، دار الفکر للطباعۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 جمادی الاولی 1447ھ / 28 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2750

سائل: عبد الرشید

دن کی ابتدا میں سورہ یس

سوال: حدیث میں ہے کہ جو شخص دن کی ابتدا میں سورہ یس کی تلاوت کرے گا اس کی حاجات پوری کر دی جائیں گی، یہاں دن کی ابتدا سے کون سا وقت مراد ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حدیث پاک میں سورہ یس کی جو فضیلت آئی ہے اس میں "صدر النہار" کے الفاظ ہیں جس کی شرح محدثین نے دن کے اول حصہ سے کی ہے اور دن کے اول حصہ سے مراد طلوع فجر کا وقت ہے، اگر فجر کی نماز کے بعد بھی سورہ یس پڑھی تو فضیلت حاصل ہو گی۔ دارمی میں ہے: "من قرا یس فی صدر النھار قضیت حوائجہ" ترجمہ: جس نے دن کی ابتدا میں سورہ یس کی تلاوت کی اس کی حاجات پوری کی جائیں گی۔

(دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل یس، جلد4، صفحہ2150، حدیث3461، دار المغنی)

علامہ علی قاری لکھتے ہیں: "صدر النھار ای اولہ" یعنی: صدر النہار سے مراد دن کا ابتدائی حصہ۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب فضائل القرآن، جلد4، صفحہ1491، حدیث2177، دار الفکر)

مرآۃ المناجیح میں ہے: "بعض بزرگ نماز فجر کے بعد سورہ یس کی تلاوت کرتے ہیں ان کی اصل یہ حدیث ہے" (مرآۃ المناجیح، جلد3، حدیث2177)

علامہ مناوی لکھتے ہیں: "النھار لغۃ من طلوع الفجر الی الغروب" یعنی: دن لغت میں طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کو کہتے ہیں۔

(التوقیف علی مہمات التعاریف، فصل الھاء، صفحہ331، القاھرہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

02 جمادی الاولی 1447ھ / 25 اکتوبر 2025ء

طهارت

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

ٹینکی میں چوہا گر کر مر گیا

فتوی نمبر: 2708

سائل: سونیا راجپوت

سوال: پانی کی ٹینکی میں چوہا گر کر مر گیا کیا پانی ناپاک ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ہمارے ہاں پانی کی ٹینکیاں دہ در دہ یعنی 225 اسکوائر فٹ سے کم ہی ہوتی ہیں لہذا ایسی ٹینکی میں چوہا گر کر مر گیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا، اس کو پاک کرنے کے لئے موٹر چلا دی جائے اور پانی ٹینکی سے نکل کر کچھ دور تک بہہ جائے تو ساری ٹینکی پاک ہو جائے گی۔ بدائع الصنائع میں ہے: "الحيوان إذا مات في المائع القليل ۔۔۔۔ إن كان له دم سائل فإن كان بريا ينجس بالموت وينجس المائع الذي يموت فيه، سواء كان ماء أو غيره "ترجمہ: حیوان جب قلیل مائع میں مر جائے اگر اس میں بہتا خون ہو اور وہ خشکی کا ہو تو مرنے سے وہ ناپاک ہو جائے گا اور جس میں وہ مرا اس کو بھی ناپاک کر دے گا چاہے پانی ہو یا کچھ اور۔ (بدائع الصنائع، کتاب الطهارة، جلد1، صفحہ 79، دار الکتب العلمیہ)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "حوض صغير تنجس ثم دخله الماء حتى سال طهر "ترجمہ: چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس میں پانی آ گیا یہاں تک کہ اوپر سے بہ گیا تو پاک ہو جائے گا۔ (جد الممتار، کتاب الطهارة، جلد2، صفحہ 59)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 ربیع الثانی 1447ھ / 29 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2747

بیماری کی وجہ سے آنکھ سے نکلنے والا پانی

سائل: بنت رفیق

سوال: میری دونوں آنکھوں سے بہت پانی آتا ہے ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ آنکھ کا پانی جس نس سے گلے میں جاتا ہے وہ بند ہو گئی ہے لیکن مجھے درد نہیں کیا یہ پانی ناپاک ہو گا اور وضو کو توڑ دے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آپ کی آنکھوں سے نکلنے والا پانی ایسی بیماری کے سبب نہیں ہے جس میں خون کی آمیزش کا اندیشہ ہو بلکہ صرف آنکھ سے ناک میں پانی لے جانے والی نس یا نالی بند ہے لہذا یہ پانی پاک ہے اور وضو کو بھی نہیں توڑے گا کیونکہ آنکھ سے نکلنے والا وہ پانی ناپاک ہوتا ہے جو ایسی بیماری کی وجہ سے نکلے جس میں پیپ وغیرہ نجاستوں کی آمیزش کا گمان ہوتا ہو۔ غنیۃ المستملی میں ہے: ”کل ما یخرج من علة من أی موضع کان کالاذن والثدی والسرۃ ونحوها فانه ناقض علی الاصح لانه صدید“ یعنی: ہر وہ رطوبت جو بیماری کی وجہ سے نکلے چاہے کسی بھی مقام سے جیسے کان، پستان، ناف وغیرہ تو وہ اصح قول کے مطابق وضو کو توڑ دے گی اس لئے کہ وہ خون ملا پیپ ہے۔ (غنیۃ المستملی، نواقض الوضوء، صفحہ 116)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

02 جمادی الاولی 1447ھ / 25 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2780

کتا برتن کو سونگھے تو

سائل: عائشہ

سوال: اگر کتا برتن کو سونگھے تو کیا وہ ناپاک ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کتے کے صرف سونگھنے سے برتن ناپاک نہیں ہو گا بلکہ اگر اس نے برتن پر زبان لگائی تو اب برتن ناپاک ہو گا۔ بہار شریعت میں ہے: "کتے نے برتن میں مونھ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سکھا کر۔ ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں درار ہو تو تین بار سکھا کر پاک ہو گا فقط دھونے سے پاک نہ ہو گا۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 342)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

20 جمادی الاولی 1447ھ / 12 نومبر 2025ء

نماز

فتوی نمبر: 2713

نماز اور روزہ کا فدیہ

سائل: محمد یوسف

سوال: اگر کوئی شخص نماز اور روزے کی ادائیگی نہ کر سکا ہو تو اس کا فدیہ کس طرح اور کتنا ادا کیا جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ یاد رکھا جائے کہ اگر کوئی شخص نماز کسی بھی وجہ سے فرض ہونے کے باوجود نہیں پڑھ سکا تو پہلے تو اسے قضا کا حکم دیا جائے گا، اور بغیر شرعی مجبوری ان کو چھوڑ تا رہا تو سچی توبہ بھی لازم ہے، اب اگر کھڑے ہو کر نمازیں نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر قضا کرے، بیٹھ کر نہیں کر سکتا تو اشارے سے کرے لیکن فدیہ دینے کی ایسے شخص کو اجازت نہیں، یہاں تک کہ اگر وہ نماز کسی صورت میں پڑھ ہی نہیں سکتا تو بھی اس کے لئے حکم ہے مرض الموت میں وصیت کرے کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے جو کہ مرنے کے بعد اس کے وارثین پر تہائی مال سے پوری کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کا فدیہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ بالغ ہونے سے لے کر زندگی کی آخری فرض و وتر نماز تک جو نمازیں نہیں پڑھیں؛ ہر نماز کے بدلے ایک صدقہ فطر ادا کرنا ہو گا۔ روزے کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ شیخ فانی ہونے سے پہلے جن روزوں کو چھوڑا اس کو قضا کرنے کا حکم دیا جائے گا البتہ شیخ فانی یعنی اتنا بوڑھا ہو گیا کہ اب صحت دن بدن گر رہی ہے کہ نہ فی الحال روزہ رکھنے کی طاقت رہی نہ آئندہ ایسی صحت کی امید ہے تو ایسے مریض کو ایک روزے کے بدلے ایک فدیہ دینے کی اجازت ہے لیکن بالفرض صحت لوٹ آئی تو روزوں کی قضا کرنی ہو گی، جو فدیہ دیا وہ نفلی صدقہ ہو گیا، ایسا شخص جس نے کسی بھی سبب سے شیخ فانی ہونے سے پہلے کے روزوں کی قضا نہیں کی وہ مرض الموت میں اس کے بارے میں وصیت کرے گا۔ بہار شریعت میں ہے: "جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی۔۔۔ البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا، مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 703)

فتاوی رضویہ میں ہے: "جس جوان یا بوڑھے کو کسی بیماری کے سبب ایسا ضعف ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتے، انہیں بھی کفارہ دینے کی اجازت نہیں، بلکہ بیماری جانے کا انتظار کریں، اگر قبل شفا موت آجائے، تو اس وقت کفارہ کی وصیت کر دیں، غرض یہ ہے کفارہ اس وقت ہے کہ روزہ نہ گرمی میں رکھ سکیں نہ جاڑے میں، نہ لگاتار نہ متفرق اور جس عذر کے سبب طاقت نہ ہو اس عذر کے جانے کی امید نہ ہو جیسے وہ بوڑھا کہ بڑھاپے نے اسے ایسا ضعیف کر دیا کہ گنڈے دار روزے متفرق کر کے جاڑے میں بھی نہیں رکھ سکتا تو بڑھاپا تو جانے کی چیز نہیں ایسے شخص کو کفارہ کا حکم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 547)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

12 ربیع الثانی 1447ھ / 06 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2729

مسجد کے باہر صفوں میں اتصال نہ رہے

سائل: عبد الماجد

سوال: ہمارے ہاں جمعہ کی نماز میں مسجد کے باہر بہت ساری صفیں بچھتی ہیں مگر مسجد کی چار دیواری کے باہر ایک سائیڈ پر کچھ صفیں ایک خالی پلاٹ اور تقریبا 20 فٹ کا روڈ چھوڑ کر صفیں ہوتی ہیں تو کیا ان کی نماز ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جو لوگ مسجد کے باہر خالی پلاٹ اور 20 فٹ روڈ کے بعد صفیں بناتے ہیں ان کی نماز اور ان کے پیچھے والے تمام لوگوں کی نماز نہیں ہو گی کیونکہ صفوں میں اتصال باقی نہ رہنے کی وجہ سے امام اور مقتدی کا مکان الگ ہو گیا اور نماز درست ہونے کے لئے امام اور مقتدی کا مکان ایک ہونا ضروری ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے: "ولو اقتدی خارج المسجد بامام فی المسجد ان كانت الصفوف متصلة جاز والا فلا" یعنی: مسجد میں موجود امام کی اقتدا خارج مسجد کی اگر صفیں متصل ہوں تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

(بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، فصل واجبات الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 146، دار الکتب العلمیہ)

والله اعلم عزوجل و رسوله اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1447ھ / 14 اکتوبر 2025ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی نمبر: 2725

قعدہ اخیرہ میں آیت قرآنی

سائل: بنت انیس

سوال: آج کل ایک کلپ وائرل ہے جس میں بتایا جارہا ہے کہ قعدہ اخیرہ میں درود پاک کے بعد سورہ توبہ کی آیت 59 اور سورہ بقرہ کی آیت 128 پڑھی جائے تو بار بار عمرہ کی سعادت ملتی ہے ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سورہ بقرہ کی آیت 128 (وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ) دعا پر مشتمل ہے لہذا اس آیت کو دعا کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں لیکن سورہ توبہ کی آیت 59 (وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ) میں دعا کا معنی نہیں بلکہ خبر ہونا متعین ہے لہذا اس کو قعدہ اخیرہ میں پڑھنا جائز نہیں کیونکہ نماز میں قیام کے علاوہ کسی اور مقام پر تلاوت جائز نہیں۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "قیام کے سوا رکوع و سجود و قعود کسی جگہ بسم اللہ پڑھنا جائز نہیں کہ وہ آیہ قرآنی ہے اور نماز میں قیام کے سوا اور جگہ کوئی آیت پڑھنی ممنوع ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 350)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1447ھ / 14 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2741

بغیر غسل وکفن کئی مسلمانوں کو ایک گڑھے میں دفنا دیا

سائل: شہزاد

سوال: اگر کئی مسلمانوں کو ایک ہی گڑھے میں بغیر غسل وکفن اور نماز جنازہ کے دفن کر دیا جائے تو اب ان کی نماز جنازہ کی کیا صورت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سب سے پہلے یہ یاد رکھا جائے کہ ضرورت شرعی کے بغیر ایک ہی گڑھے میں سب کو دفن کرنا حرام ہے، دوسرا یہ کہ میت کو غسل وکفن دینا فرض کفایہ ہے، جن جن کو معلوم ہوا اگر اس میں سے کسی نے بھی نہیں دیا تو سب گناہ گار ہوں گے، بہر حال اب اگر بغیر غسل وکفن کے دفنا دیا گیا اور مٹی ڈال دی گئی تو اب اگر گمان غالب ہو کہ میتیں پھٹی نہیں ہوں گی تو جہاں ان کو دفن کیا گیا ہے وہیں اس کی نماز جنازہ ادا کریں گے کہ اب ان کے لئے وہی قبر ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "مٹی دے چکے، تو اب نہیں نکال سکتے، لہٰذا اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے، لہٰذا اب ہو جائے گی۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 828)

فتاوی امجدیہ میں ہے: "اگر کوئی میت بغیر نماز دفن کر دی گئی ہو تو جب تک اس کے پھٹ جانے کا گمان غالب نہ ہو قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا فقہاء حکم دیتے ہیں۔۔۔ اصح یہ ہے کہ اس (پھٹنے) کی کوئی مقدار نہیں۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 326)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 ربیع الثانی 1447ھ / 22 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2743

مختلف سورتیں پڑھنے میں ترتیب

سائل: شاہد قریشی

سوال: تلاوت قرآن میں اور مختلف سورتیں پڑھنے میں ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے جیسے یس، سورہ دخان، سورہ واقعہ اور ملک میں ترتیب ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز اور خارج نماز تلاوت میں ترتیب واجب ہے البتہ بیرون نماز ایک سورت پڑھنے کے بعد خیال آیا کہ دوسری پڑھوں تو اگرچہ وہ خلاف ترتیب ہو، پڑھ سکتا ہے، اسی طرح حدیث میں رات کو چار سورتیں (یسین، دخان، واقعہ اور ملک) پڑھنے کی ترغیب ہے اور ان سورتوں کی ترتیب بھی یہی ہے مگر اس پر عمل کی نیت سے کوئی خلاف ترتیب بھی پڑھے تو حرج نہیں کہ ہر سورت کا پڑھنا مستقل عمل ہے۔اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر خارج نماز ہیکہ ایک سورت پڑھ لی پھر خیال آیا کہ دوسری سورت پڑھوں وُہ پڑھ لی اوراس سے اُوپر کی تھی تواس میں حرج نہیں۔یامثلاً حدیث میں شب کے وقت چار ۴ سورتیں پڑھنے کا ارشاد ہوا ہے۔یسین شریف کہ جو رات میں پڑھے گا صبح کو بخشا ہوا اُٹھے گا۔سورہ دخان شریف پڑھنے کا ارشاد ہوا ہے کہ جو اسے رات میں پڑھے گا صبح اس حالت میں اُٹھے گا کہ ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہوں گے۔سورہ واقعہ شریف کہ جو اسے رات پڑھے گا محتاجی اس کے پاس نہ آئے گی۔سورہ تبارک الذی شریف کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔ان سورتوں کی ترتیب یہی ہے مگر اس غرض کے لئے پڑھنے والا چار سورتیں متفرق پڑھنا چاہتا ہے کہ ہر ایک مستقل جدا عمل ہے اسے اختیار ہے کہ جس کو چاہے پہلے پڑھے جسے چاہے پیچھے پڑھے۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ236)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

28ربیع الثانی1447ھ/22اکتوبر2025ء

سائل: قاسم علی

جہاں جماعت نہ ہوتی ہو وہاں جمعہ قائم کرنا

فتوی نمبر: 2760

سوال: جہاں جماعت کے ساتھ نمازیں نہ ہوتی ہوں وہاں جمعہ کی نماز قائم کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد ہونا شرط نہیں بلکہ 6 شرائط جو جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہیں، اگر وہ پائی جائیں تو جمعہ کی نماز درست ہو جائے گی، وہ چھ شرائط ہیں: شہر یا فنائے شہر، بادشاہ اسلام یا اس کا نائب جسے بادشاہ نے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا ہو، وقت ظہر، خطبہ، جماعت، اذن عام۔ غنیہ میں ہے: " والمسجد الجامع لیس بشرط و لھذا اجمعوا علی جوازھا بالمصلّٰی فی فناء المصر " یعنی: اور جامع مسجد ہونا جمعہ کے لئے شرط نہیں، اسی لیے فقہا کا اجماع ہے کہ فنائے شہر میں جائے نماز (عید گاہ) میں جمعہ ادا کرنا جائز ہے۔

(غنیۃ المستملی، صفحہ 474)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 جمادی الاولی 1447ھ / 29 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2762

جس سے قبلہ پوچھا اس نے بھی غلط بتایا

سائل: ام ایمن

سوال: اگر کسی جگہ ہمیں قبلہ کا پتا نہ ہو اور ہم نے کسی سے پوچھ کر نماز پڑھ لی بعد میں پتا چلا کہ قبلہ کسی اور طرف تھا تو اب نماز دہرانی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی شخص کو کسی جگہ پر قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو اس کو حکم یہی ہے کہ جس کو قبلہ کا علم ہو اس سے معلوم کرے، اب اگر اس نے معلوم کیا اور اس کے مطابق نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ہو گئی اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں اگرچہ بعد میں بتانے والے کی غلطی معلوم ہوئی کیونکہ شریعت نے اس کو پوچھنے کا مکلف کیا تھا وہ اس نے کرلیا، شریعت کسی کو طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتی۔ درمختار میں ایسے شخص کے بارے میں ہے جس کو تحری کرنا درست ہے اور پھر اس کی غلطی ظاہر ہوئی: ”﴿فان ظھر خطؤہ لم یعد﴾ لما مر“ یعنی: اگر اس کی خطا ظاہر ہوئی تو لوٹانے کا حکم نہیں اس وجہ سے جو گزرا۔

اس کے تحت شامی میں ہے: ”﴿فان ظھر خطؤہ﴾ ای بعد ما صلی ﴿قولہ لما مر﴾ وھو کون الطاعۃ بحسب الطاقۃ“ یعنی: نماز پڑھنے کے بعد اس کی غلطی ظاہر ہوئی تو اعادہ نہیں کیونکہ اس کو تحری کا حکم ہے اور اس نے حسب طاقت اس کی اطاعت کی۔

(شامی، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، جلد1، صفحہ 433، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 جمادی الاولی 1447ھ / 29 اکتوبر 2025ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

Fiqhi Masail Group

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2775

حاملہ کا انتقال ہوا تو کتنے جنازے پڑھنے ہوں گے

سائل: مقصود احمد

سوال: حاملہ کا انتقال ہو گیا تو اب بچہ کا کیا ہو گا اور کیا دو جنازے پڑھنے ہوں گے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر حاملہ کا انتقال ہو جائے اور بچہ اس کے پیٹ میں حرکت کر رہا ہو تو الٹی جانب سے پیٹ کو کاٹ کر بچے کو باہر نکالا جائے گا اور حاملہ کا جنازہ پڑھا جائے گا، بچے کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ اگر مردہ نکلا یا اکثر باہر آنے سے پہلے مر چکا تھا تو اس کا جنازہ ادا نہیں کیا جائے گا اور اگر اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر انتقال ہوا تو جنازہ پڑھا جائے گا۔ عالمگیری میں ہے: "امرأۃ ماتت والولد یضطرب فی بطنھا قال محمد رحمہ اللہ تعالی یشق بطنھا ویخرج الولد لایسع الا ذلک" یعنی: عورت کا انتقال ہو گیا اور اس کا بچہ پیٹ میں حرکت کر رہا ہے تو امام محمد کا قول یہ ہے کہ اس کا پیٹ کاٹا جائے گا اور بچہ کو نکالا جائے گا اس کے علاوہ کوئی گنجائش نہیں۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، جلد1، صفحہ 157، دار الفکر)

بہار شریعت میں ہے: "مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے، اُس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی، یہاں تک کہ سر جب باہر ہوا تھا اس وقت چیختا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ 841)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 جمادی الاولی 1447ھ / 09 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2773

سائل: بادارہ معرفۃ القرآن

اکثر سورہ فاتحہ پڑھنے کا مطلب

سوال: میں نے سنا ہے کہ اکثر سورہ فاتحہ پڑھ لی ہو تو اب اعادہ نہیں کر سکتے تو یہاں اکثر سے کیا مراد ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سورہ فاتحہ کی چار آیتوں پر اکثر کا اطلاق نہیں ہوتا، پانچویں آیت کا لفظ "اھد" مکمل یا بعض پڑھ لیا تو یہ اکثر سورہ فاتحہ کا پڑھنا کہلائے گا اور اب سورہ فاتحہ کا اعادہ نہیں کر سکتے کیونکہ یہاں حروف کی تعداد کا اعتبار ہے کہ سورہ فاتحہ میں کل پڑھے جانے والے حروف 106 ہیں اور پہلی چار آیتوں کے پڑھے جانے والے حروف 53 ہیں لہذا یہ نصف ہوئے اور لفظ اھد کا پہلا حرف بھی پڑھا جائے تو یہ 54 واں ہو گیا اور اب اس پر اکثر کا اطلاق ہو گا۔ شامی میں ہے: "والحاصل: أن سنية إطالة الأولى على الثانية وكراهية العكس إنما تعتبر من حيث عدد الآيات إن تقاربت الآيات طولا وقصرا فإن تفاوتت تعتبر من حيث الكلمات، فإذا قرأ في الأولى من الفجر عشرين آية طويلة وفي الثانية منها عشرين أية قصيرة تبلغ كلماتها قدر نصف كلمات الأولى فقد حصل السنة، ولو عكس يكره، وإنما ذكر الحروف للإشارة إلى أن المعتبر مقابلة كل كلمة بمثلها في عدد الحروف، فالمعتبر عدد الحروف لا الكلمات" ترجمہ: اور حاصل کلام یہ ہے کہ پہلی رکعت کی قراءت کا دوسری سے طویل ہونے کے سنت ہونے اور اس کے الٹ کے مکروہ ہونے میں آیات کی تعداد کا اعتبار ہے جبکہ آیات چھوٹی یا بڑی ہونے میں قریب قریب ہوں اور اگر قریب قریب نہ ہوں تو کلمات کا اعتبار کیا جائے گا۔ تو جب فجر کی پہلی رکعت میں اس نے بیس طویل جبکہ دوسری میں بیس چھوٹی آیتیں پڑھیں جن کے کلمات کی تعداد پہلی کے کلمات کے نصف تک پہنچیں تو سنت پوری ہو گئی اور اگر اس کے برعکس میں کراہت ہے۔ اور مصنف نے حروف کو ذکر کر کے اس طرف اشارہ کیا کہ ایک کلمہ کا دوسرے کے برابر ہونے میں حروف کی تعداد کا اعتبار ہو گا، تو اصل میں اعتبار حروف کی تعداد کا ہے نہ کہ کلمات کی تعداد کا۔ (شامی، کتاب الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 323،322، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 جمادی الاولیٰ 1447ھ / 09 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2776

جو صاحب ترتیب نہ ہو اس کو جماعت کے دوران قضا یاد آئی

سائل: سید عبید الرحمن

سوال: آج میں ظہر کی نماز پڑھنا بھول گیا اور عصر کی جماعت کے دوران مجھے یاد آیا کہ میں نے ظہر نہیں پڑھی ویسے تو میں بچپن سے نمازیں پڑھ رہا ہوں مگر تقریبا ایک سال ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو والظالین پڑھتا تھا تو کیا میں صاحب ترتیب ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو امام والضالین کو والظالین پڑھے اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے اور اگر پڑھی تو نماز فاسد ہو جائے گی لہذا آپ نے جو تقریبا ایک سال ایسے امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں وہ نمازیں نہ ہوئیں اور وہ آپ کے ذمہ ہیں اور اس کی قضا فرض ہے اور اس کی توبہ بھی لازم ہے لہذا آپ صاحب تریب نہ ہوئے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "بالجملہ عمداً ظا یا داد دونوں حرام، جو قصد کرے کہ بجائے ض ظ یاد پڑھوں گا ان کی نماز کبھی تمام فاتحہ تک بھی نہ پہنچے گی مغدوب و معظوب کہتے ہی بلا شبہہ فاسد و باطل ہو جائے گی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 322)

بہار شریعت میں ہے: "چھ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں، اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی"
(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 705)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 جمادی الاولی 1447ھ / 09 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2772

نماز کے دوران دانت سے ہونٹ کو کاٹنا

سائل: بنت غلام یسین

سوال: جس طرح نماز کے ایک رکن میں تین بار ہاتھ اٹھانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو کیا زبان سے تین بار ہونٹوں کو ملنے یا دانت سے اسکن کاٹنے سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دوران نماز ایک رکن میں تین بار بلا ضرورت شرعی ہاتھ اٹھانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے فقہانے عمل کثیر میں شمار کیا ہے یعنی نماز کے فاسد ہونے کی اصل وجہ عمل کثیر ہے، زبان کو تین بار ہونٹوں پر لگانا یا دانت سے کاٹنا عمل کثیر نہیں لہذا نماز فاسد نہیں ہو گی لیکن یہ عمل بلا ضرورت ہو تو لغو ہے اور نماز میں ایسی حرکت کرنا بھی ممنوع ہے۔ جد الممتار میں ہے: ”وحاصل الکلام ان العمل الکثیر ھو الذی یغلب علی ظن الناظر انہ لیس فی الصلاۃ و یکون ذلک فیما یعمل بالید بعمل ما یقام عادۃ بالیدین و بتثلیث ما یفعل بید واحدۃ، وکذا کل حرکۃ قلیلۃ تکررت ثلاثا متوالیہ“ ترجمہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ عمل کثیر وہ کام ہے کہ دیکھنے والے کو گمان غالب ہو جائے کہ یہ نماز میں نہیں اور یہ اس صورت میں ہو گا جب ایسا کام جو عادۃ دو ہاتھوں سے کیا جاتا ہو وہ ایک ہاتھ سے کرے اور جو کام ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے اس کو (ایک رکن میں) تین بار کرے، اسی طرح ہر عمل قلیل کا پے در پے تین بار ہونا۔

(جد الممتار، جلد 3، کتاب الصلاۃ، صفحہ 351، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 جمادی الاولی 1447ھ / 09 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2793

سجدے میں بھول کر کلائیاں زمین پر لگائیں

سائل: بلال

سوال: نماز کے سجدے میں اگر کسی نے بھول کر کلائیاں زمین پر لگائیں تو کیا سجدہ سہو سے نماز درست ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نماز کے سجدے میں مرد کو کلائیاں زمین پر بچھانا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز و گناہ ہے، اگر مرد نے ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار یا اس سے زیادہ بھول کر کلائیاں زمین پر لگالیں اور یاد آتے ہی اٹھالیں تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی، اگر جان کر ایسا کیا یا سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز مکروہ تحریمی ہونے کے سبب واجب الاعادہ ہو گی۔ حدیث پاک میں ہے: "ینھی ان یفترش الرجل ذراعیہ افتراش السبع" ترجمہ: نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مرد کو منع کیا کرتے تھے کہ وہ درندے کی طرح کلائیاں زمین پر بچھائے۔

(مسلم، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 357، حدیث 498، دار احیاء التراث)

علامہ حصکفی نماز کے واجبات میں یہ قاعدہ لکھتے ہیں: "کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا" یعنی: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اس کا لوٹانا واجب ہے۔

(در مختار، کتاب الصلاۃ، صفحہ 64، دار الکتب)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 جمادی الاولی 1447ھ / 18 نومبر 2025ء

زكوة

فتوی نمبر: 2726

دادی نے پوتے کی بیوی کے لئے سونار کھوایا

سائل: ام حیدر

سوال: میری ساس نے اپنا کچھ سونے کا زیور مجھے دیا ہے کہ جب میرے بیٹے کی شادی ہو تو اس کی بیوی کو یہ زیور دوں تو اب اس کی زکوۃ کس پر لازم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آپ کی ساس نے اپنا زیور آپ کی بہو کو دینے کے لئے آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھوایا ہے اور اس سونے پر ساس کی ملکیت باقی ہے لہذا جب ساس کا نصاب کا سال مکمل ہو گا تو وہ اس زیور کو بھی شامل نصاب کریں گی اور شرائط پائی گئیں تو زکوۃ انہی پر فرض ہو گی۔ فتاوی اہلسنت میں ایک سوال کے جواب میں ہے: "اگر والدین نے اپنی بالغ اولاد کو پورے طور پر مالک نہیں کیا یعنی قبضہ نہیں دیا تو ہبہ مکمل نہ ہوا اور یہ چیزیں والدین کی ملکیت ہی شمار ہوں گی البتہ نابالغ کا مسئلہ جدا ہے۔"

(فتاوی اہلسنت، احکام زکوۃ، صفحہ 278)

شامی میں ہے: "فلو عند معارفه تجب الزكاة" یعنی: تو اگر جاننے والے کے پاس امانت رکھی تو رکھنے والے پر زکوۃ فرض ہے۔

(شامی، کتاب الزکاۃ، جلد 2، صفحہ 266، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1447ھ / 14 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2749

شرعی فقیر نے قبضہ کیے بغیر زکوۃ کی رقم ہبہ کردی

سائل: ام احمد

سوال: ایک شخص نے میرے اکاؤنٹ میں میرے شوہر کی اجازت سے ان کے لئے زکوۃ کی رقم بھیجی وہ شرعی فقیر ہیں رقم آنے کے بعد انہوں نے مجھے کہا کہ اس سے تم اپنا قرضہ اتار دو تو میں نے اتار دیا کیا زکوۃ دینے والے کی زکوۃ ادا ہو گئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں زکوۃ ادا ہو گئی۔ تفصیل یہ ہے کہ شرعی فقیر اگر کسی کو زکوۃ کی وصولی کا وکیل بنا دے تو وکیل کا قبضہ مؤکل کا قبضہ ہوتا ہے لہذا جب رقم آپ کے اکاؤنٹ میں آگئی تو آپ کا قبضہ آپ کے شوہر کا قبضہ ہوا اور زکوۃ ادا ہو گئی اور جب انہوں نے یہ رقم آپ کو قرض اتارنے کے لئے دی تو ہبہ بھی مکمل ہو گیا۔ مبسوط سرخسی میں ہے: "قبض الوكيل فی حق المؤكل كقبضه بنفسه" ترجمہ: مؤکل کے حق میں وکیل کا قبضہ خود مؤکل کے قبضہ کرنے کی طرح ہے۔

(مبسوط سرخسی، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ فی الدم والصلح، جلد 19، صفحہ 179، دار المعرفہ)

بہار شریعت میں ہے: "جو چیز ہبہ کی ہے وہ پہلے ہی سے موہوب لہ کے قبضہ میں ہے تو ایجاب و قبول کرتے ہی اُسکی ملک ہو گئی جدید قبضہ کی ضرورت نہیں موہوب لہ کا وہ قبضہ قبضہ امانت ہو یا قبضہ ضمان" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 76)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

02 جمادی الاولی 1447ھ / 25 اکتوبر 2025ء

نکاح/طلاق

لڑکی کی رضا کے بغیر رشتہ کرنا

فتوی نمبر: 2704

سائل: بنت شکور

سوال: میرے والدین نے میرا رشتہ خاندان میں طے کیا ہے مگر میں اس رشتہ سے بالکل راضی نہیں کیونکہ میں نے درس نظامی کیا ہوا ہے اور لڑکا قرآن بھی نہیں پڑھا ہوا میں دینی کام کرنا پسند کرتی ہو اور لڑکا ان سب چیزوں کو پسند نہیں کرتا اب میرے لئے اور والدین کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شریعت نے نکاح کے معاملے میں لڑکی کی رضا کو نہ صرف اہمیت دی ہے بلکہ اس کو اختیار بھی دیا ہے کہ اگر وہ کسی جگہ اپنے لئے مناسب نہیں سمجھتی تو وہ منع بھی کر سکتی ہے، زندگی چونکہ لڑکی نے گزارنی ہے لہذا والدین کو چاہیے کہ لڑکی کی رضامندی کو اہمیت دیں ورنہ ازدواجی زندگی بہت جلد خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے، ہاں اگر شرعی، اخلاقی وغیرہ کوئی خرابی نہ ہو اور لڑکی بلاوجہ منع کرے تو لڑکی کو اپنے والدین کی اطاعت کرنی چاہیے۔ عالمگیری میں ہے: ”لا یجوز نکاح احد علی بالغة صحیحة العقل من اب او سلطان بغیر اذنها بکرا کانت او ثیبا فان فعل ذلك فالنکاح موقوف علی اجازتها فان اجازته جاز وان ردته بطل“ یعنی: بالغہ عاقلہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ اس کا باپ کر سکتا ہے نہ بادشاہ چاہے وہ کنواری ہو ثیبہ اگر بغیر اجازت کر دیا تو نکاح عورت کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر جائز کر دے تو ہو جائے گا اور رد کر دے تو باطل ہو جائے گا۔ (عالمگیری، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء فی النکاح، وقت الدخول بالصغیرہ، جلد 1، صفحہ 287، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 ربیع الثانی 1447ھ / 28 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2720

خفیہ نکاح کرنے کے بعد اعلانیہ نکاح

سائل: داؤد

سوال: اگر کسی نے خفیہ نکاح کیا اور پھر والدین مان جائیں تو دوبارہ اعلانیہ نکاح کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولا تو یہ یاد رکھا جائے کہ والدین سے چھپ کر نکاح کرنا سخت مذموم، ان کے لئے شرمندگی اور دل آزاری کا باعث ہے البتہ اگر نکاح کفو میں دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی موجودگی میں ہوا تو نکاح منعقد ہو گیا اور اسی پر سارے احکامات کی بنیاد ہو گی البتہ اب اعلانیہ نکاح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں لیکن اس اعلانیہ نکاح میں جو مہر ذکر کیا وہ بھی لازم ہو جائے گا۔ بہار شریعت میں ہے: "پہلے خفیہ نکاح ہوا اور ایک ہزار کا مہر باندھا پھر اعلانیہ ایک ہزار پر نکاح ہوا تو دو ہزار واجب ہو گئے اور اگر محض احتیاطاً تجدید نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مہر واجب نہ ہوا"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 67،68)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ / 07 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2719

نکاح کے چھ ماہ بعد ڈیلوری

سائل: دانیال میمن

سوال: اگر نکاح کے چھ ماہ بعد ڈیلوی ہو جائے تو کیا بچے کا نسب والد سے ثابت ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر نکاح کے چھ مہینے کے بعد ڈیلوری ہو جائے تو بچہ ثابت النسب ہو گا یعنی اس کا نسب اس کے والد سے ثابت ہو گا کیونکہ حمل (pregnancy) کی کم از کم مدت 6 مہینے ہے۔ عالمگیری میں ہے: " إذا تزوج الرجل امرأة فجاءت بالولد لأقل من ستة أشهر منذ تزوجها لم يثبت نسبه، وإن جاءت به لستة أشهر فصاعدا يثبت نسبه منه اعترف به الزوج أو سكت " یعنی: جب کوئی شخص عورت سے نکاح کرے اور اس کے ہاں نکاح کے بعد چھ مہینے سے پہلے بچہ ہو گیا تو اس کا نسب ثابت نہیں ہو گا اور اگر بچہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ میں پیدا ہوا تو اس کا نسب ثابت ہو جائے گا چاہے شوہر اعتراف کرے یا خاموش رہے۔

(عالمگیری، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، جلد 1، صفحہ 536)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ / 07 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2733

بیوی نے کہا چھوڑ دو شوہر نے کہا چھوڑ دیا

سائل: بنت انیس

سوال: میری اپنے شوہر سے لڑائی ہو گئی میں نے ان سے کہا مجھے چھوڑ دو اس نے کہا امی کے گھر میں نے کہا نہیں ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں تو اس پر شوہر نے کہا چھوڑ دیا اب کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی۔ تفصیل یہ ہے کہ آپ نے جھگڑے کے دوران اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا اور اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ آپ نے چھوڑ دو کی وضاحت بھی یہی کی کہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو، اس پر شوہر کا کہنا "چھوڑ دیا"؛ مذاکرہ طلاق میں صریح لفظ کے ساتھ جواب دینا ہے لہذا بغیر نیت کے بھی طلاق رجعی واقع ہو جائے گی۔ حبیب الفتاوی میں ہے: "زید کے اس جملہ سے کہ "جاکر اپنی لڑکی کو بلا لائو ہم اس کو چھوڑ دیا ہے۔" ایک طلاق رجعی اس کی بیوی پر واقع ہو گئی۔ چونکہ چھوڑنے کا لفظ طلاقِ صریح کے الفاظ میں سے ہے۔" (حبیب الفتاوی، جلد2، صفحہ 421، شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1447ھ / 14 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2728

گود لی ہوئی بچی کا اپنے سگے بیٹے سے نکاح

سائل: ثانیہ

سوال: جو بچی گود لی ہو اس کا نکاح اپنے سگے بیٹے سے کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

گود لی ہوئی بچی کا نکاح اپنے سگے بیٹے سے کرنا جائز ہے جبکہ حرمت کا کوئی سبب مثلا رضاعت وغیرہ نہ پایا جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ" ترجمہ: اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں۔ (النساء:24)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1447ھ / 14 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2744

مہر میں عمرہ وحج کروانے کا اقرار

سائل: شہزاد قادری

سوال: کیا نکاح نامہ میں عمرہ یا حج پر لے جانے کا اقرار بھی حق مہر کے لئے کفایت کرے گا کیا یہ مہر رکھنے کے بعد مرد حج یا عمرہ کروانے کا پابند ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مہر میں مال متقوم ہونا ضروری ہے یعنی ایسا مال جو جمع کیا جاسکتا ہو اور شرعا اس سے نفع اٹھایا جاسکتا ہو، حج یا عمرہ مال نہیں بلکہ طاعات میں سے ہے اور طاعات کو مہر نہیں رکھا جاسکتا، اگر کسی نے صرف یہی مہر رکھا تو اب اس پر مہر مثل واجب ہو گا، مہر مثل سے مراد عورت کے والد کے خاندان میں جو اس جیسی عورتوں مثلا اس لڑکی کی بہن، پھوپی وغیرہ کا جو مہر رکھا گیا، وہی مہر اس کو دینا ہو گا۔ عالمگیری میں ہے: "اذا تزوج علی تعلیم الحلال و الحرام من الاحکام او علی الحج و العمرۃ ونحوھما من الطاعات لا تصح التسمیۃ عندنا" یعنی: جب حلال و حرام کے احکام کی تعلیم پر نکاح کیا یا حج یا عمرہ یا ان کے علاوہ نیکیوں کو مہر مقرر کیا تو ہمارے نزدیک ان کو مہر مقرر کرنا صحیح نہیں۔ (عالمگیری، کتاب النکاح، جلد1، صفحہ 303)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الاولی 1447ھ / 24 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2748

مطالبہ طلاق پر شوہر نے کہا جا

سائل: بنت اجمل

سوال: اگر بیوی اپنے شوہر سے کہے کہ مجھے طلاق دو شوہر بولے ہاں جا بیوی پھر بولے ایسے نہیں تم طلاق دو شوہر بولے جا جا کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مذاکرہ طلاق میں اگر شوہر نے کنایہ کا ایسا لفظ بولا جو بیوی کی بات کو رد کرنے کا احتمال رکھتا ہو تو اس صورت میں شوہر کی نیت دیکھی جائے گی، اگر شوہر نے طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہو جائے گی۔ معلوم کی گئی صورت میں لفظ جا رد کا احتمال بھی رکھتا ہے لہذا اگر شوہر نے طلاق کی نیت سے کہا تو ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔ بہار شریعت میں ہے: "کنایہ کے الفاظ تین طرح کے ہیں۔ بعض میں سوال رد کرنے کا احتمال ہے، بعض میں گالی کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ، بلکہ جواب کے لیے متعین ہیں۔ اگر رد کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیتِ طلاق نہیں" (بہار شریعت، جلد2، حصہ 8، صفحہ 129)

فتاوی نوریہ میں ہے: "زوج کا اپنی بیوی کو "چلی جا" کہنا طلاق صریح نہیں البتہ نیت طلاق سے طلاق بائن بن سکتا ہے اور بلا نیت طلاق کسی حال میں طلاق نہیں بن سکتا" (فتاوی نوریہ، جلد 3، صفحہ 193)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

02 جمادی الاولی 1447ھ / 25 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2769

مس کیرج کے بعد طلاق تو عدت

سائل: بنت اسلم

سوال: میری بہن کا پچھلے ہفتے مس کیرج ہو گیا اور آج اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی حمل 2 ماہ کا تھا اور حیض کی عادت 7 دن کی تھی اس کو بلیڈنگ ہو رہی ہے اب اس کی عدت کا کیا مسئلہ ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ابھی جو بلیڈنگ ہے وہ حیض ہے کیونکہ حمل 120 دن سے کم کا تھا اور پاکی کے 15 دن گزر چکے اور اس آنے والا خون کم از کم 3 دن بھی رہا ہے لہذا اگر خون 10 سے زیادہ آتا رہے تو سابقہ عادت کے مطابق یعنی 7 دن حیض ہو گا اور اگر 10 دن یا اس سے کم پر بند ہو جائے تو اتنے ہی دن حیض ہوں گے، اس کے بعد طہارت کے دن گزریں گے اس کے بعد 3 حیض عدت کے ہوں گے، تیسرا حیض ختم ہونے پر عدت ختم ہو جائے گی۔ بہار شریعت میں ہے: ”حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نفاس ہے۔ ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 377)

اللہ پاک فرماتا ہے: ”وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ“ ترجمہ: اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک۔ (البقرہ: 228)

عالمگیری میں ہے: ”ولا تحسب ھذہ الحیضۃ من العدۃ“ یعنی: جس حیض میں طلاق دی وہ عدت میں شمار نہیں ہو گا۔

(عالمگیری، کتاب الطلاق، باب العدۃ، جلد 1، صفحہ 527، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 جمادی الاولی 1447ھ / 07 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2788

بھائی کی بہو سے نکاح

سائل: فضیل عطاری

سوال: بھائی کی بہو سے نکاح کرنا کیسا جبکہ بھتیجا انتقال کر گیا ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بھتیجے کے انتقال یا طلاق کی صورت میں عدت ختم ہونے کے بعد اس کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ حرمت کی کوئی اور وجہ یعنی مصاہرت یا رضاعت وغیرہ نہ ہو۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ" ترجمہ: اور ان عورتوں کے علاوہ سب تمہیں حلال ہیں۔

(النساء:24)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 جمادی الاولی 1447ھ / 17 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2787

میاں بیوی تنہائی میں جمع ہوئے مگر وہاں کیمرہ ہو

سائل: بلال عطاری

سوال: میاں بیوی تنہائی میں جمع ہوئے مگر وہاں کیمرہ لگا ہوا تھا تو کیا خلوت صیحہ ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایة الحق و الصواب

عدت کے معاملہ میں خلوت صیحہ سے مراد ایسی تنہائی ہے کہ جس میں جماع سے کوئی مانع حقیقی نہ ہو اگرچہ طبعی یا شرعی مانع پایا جائے لہذا کیمرے کی موجودگی میں خلوت صیحہ قائم ہو جائے گی، یعنی اگر شوہر نے طلاق دے دی تو عدت لازم ہو گی، جبکہ مہر کے معاملے میں جماع سے مانع حسی، طبعی اور شرعی میں سے کوئی بھی ہو تو خلوت صیحہ نہیں ہو گی اور کیمرے کا ہونا مانع طبعی ضرور ہے لہذا طلاق کی صورت میں نصف مہر لازم ہو گا۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”اگر زوج وزوجہ تنہائی کے مکان میں یکجا ہو لئے ہوں اور اُن میں کوئی مانع حقیقی ایسا نہ ہو جس کی وجہ سے وطی اصلًا نہ ہو سکے اس کے بعد زید نے طلاق دی تو بیشک ہندہ پر عدت واجب ہے اگرچہ مباشرت نہ ہوئی عدت کو واجب کرنے میں صحیح نکاح کے بعد خلوتِ صیحہ وطی کے حکم میں ہے اور یہاں خلوت کی صحت سے مراد جماع سے مانع کا موجود نہ ہونا ہے اگرچہ شرعی مانع مثلًا روزہ پایا جائے تو خلوتِ صیحہ ہو جائیگی۔“ (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ369)

بہار شریعت میں ہے: ”خلوتِ صیحہ یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو۔ یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں۔۔۔مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا، اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو، یا اس کی دوسری بی بی ہو یا دونوں میں کسی کی باندی ہو، ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوتِ صیحہ ہو جائے گی۔“ (بہار شریعت، جلد2، حصہ7، مہر کا بیان، صفحہ68)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 جمادی الاولی 1447ھ / 17 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2792

اگر دس دن میں رخصتی نہیں کی تو طلاق

سائل: حیدر علی

سوال: میرا نکاح ہو گیا ہے رخصتی نہیں ہوئی میں نے اپنی زوجہ کو ایک لیٹر بھیجا جس میں تھا کہ میں تمہیں ایک طلاق دیتا ہوں اگر دس دن میں تم رخصت ہو کر میرے گھر نہیں آئیں تو یہ طلاق مکمل اور مؤثر سمجھی جائے گی اب میرے لیے کیا حکم ہے ہمارے درمیان خلوت صحیحہ بھی ہوئی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی ہے، آپ عدت میں اپنی زوجہ سے رجوع کر لیں تو آپ کا نکاح باقی رہے گا مگر آپ کو آئندہ دو طلاقوں کا اختیار باقی رہے گا اور یہ جملہ تعلیق طلاق پر مشتمل نہیں کیونکہ جب وہ طلاق پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے تو اب اس کی تکمیل کو دس دن پر معلق کرنا، یہ تحصیل حاصل ہے، جو لغو ہوتا ہے۔ نیز سمجھی جائے سے بھی طلاق نہیں ہوتی ہے۔۔ بہار شریعت میں ہے: "شرط کا محل جاتا رہا تعلیق باطل ہو گئی" (بہار شریعت، جلد2، حصہ 8، صفحہ 150)

بہار شریعت میں ہے: "اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اُس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہو گئی بلکہ اگر نہ بھی بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی۔ اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اُسی وقت سے عدّت شمار ہو گی" (بہار شریعت، جلد2، حصہ 8، صفحہ 114)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 جمادی الاولی 1447ھ / 18 نومبر 2025ء

قسم/منت

فتوی نمبر: 2723

نیک اعمال کا جائزہ نہ ہونے پر روزے کی منت

سائل: بنت علی

سوال: اگر کسی نے منت مانی کہ نیک اعمال کا جائزہ ایک دن بھی رہ گیا تو اس کے بدلے ایک روزہ رکھوں گی تو اب اگر وہ دو دن کا جائزہ ساتھ کر لے تو درست ہے یا روزہ ہی رکھنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر اس نے ایک دن نیک اعمال کا جائزہ نہ کیا تو اس پر روزہ ہی رکھنا لازم ہے کوئی اور کام یہاں تک کہ دو دن کا جائزہ بھی کفایت نہیں کرے گا۔ فتاوی فیض الرسول میں ایک سوال کے جواب میں ہے:"صورت مسئولہ میں اگر پھر بیمار ہو گئی تو تندرست ہو جانے کے بعد سال میں جتنے جمعے کے روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی قضا رکھے کہ اس قسم کی منت میں روزہ نہ رکھنا اور اس کے عوض میں کفارہ دینا جائز نہیں۔"

(فتاوی فیض الرسول، کتاب الایمان، قسم و نذر کا بیان، جلد2، صفحہ 340، شبیر برادرز لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ/ 07 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2746

جمعہ تک موبائل استعمال نہ کرنے کی قسم

سائل: بنت علی

سوال: میں نے قسم کھائی کہ جمعہ تک موبائل استعمال نہیں کروں گی تو کیا جمعہ کا دن اس میں شامل ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قسم کے الفاظ میں عرف کے اعتبار سے معنی لیا جاتا ہے، عرف میں جب "تک" کے ساتھ کسی دن کا ذکر کیا جائے تو عموماً وہ دن بھی شامل ہوتا ہے لہذا جمعہ کا دن بھی قسم میں شامل ہو گا۔ بہار شریعت میں ہے: "قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنی لیے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 319)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الاولی 1447ھ / 24 اکتوبر 2025ء

وقف/چنده

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر:2715

امام کے کمرے کے اخراجات مسجد کے چندے سے

سائل: فضیل عطاری

سوال: امام صاحب کا گھر مسجد کی چار دیواری میں ہے ان کے واش روم میں کچھ پلمبری کا کام تھا تو کیا وہ مسجد کے عمومی چندے سے دیا جا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کا عمومی چندہ مصالح مسجد میں عرف کے مطابق خرچ کیا جا سکتا ہے اور فی زمانہ امام یا مؤذن کی رہائش میں ہونے والے ضروری کام مسجد کے عمومی چندے سے کرنے کا عرف ہے اور یہ بھی مصالح مسجد میں شامل ہے لہذا اس کی اجازت ہے۔ فتاوی نوریہ میں ہے:"ہاں! اِسی مسجد کے امام صاحب کا رہائشی مکان بنا سکتے ہیں، کیونکہ تکمیلِ تعمیر کے بعد ضروریاتِ مسجد میں سے امام اول نمبر میں ہے، کیونکہ مسجد کی صرف ظاہری تعمیر کا کوئی اعتبار نہیں، جب تک کہ اس کی معنوی اور حقیقی تعمیر نہ ہو، حتی کہ مسجد کے لیے روشنی، پانی وغیرہ کے وسیع تر انتظام سے امام کی ضروریات مقدم ہیں" (فتاوی نوریہ، جلد3، صفحہ184)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ/07 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2716

مسجد کے عمومی چندے سے بڑی راتوں کے لنگر کرنا

سائل: عبد اللہ

سوال: مسجد کے عمومی چندے سے بڑی راتوں کی محافل کے لئے لنگر کا انتظام کرنا کیسا؟ اگر کسی نے کر لیا تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کا عمومی چندہ مسجد یا مصالح مسجد کے کاموں میں عرف کے مطابق خرچ کرنا ضروری ہے اور محافل کے لنگر عمومی چندے سے کرنے کا عرف نہیں، اس کے لئے عام طور پر الگ سے چندہ کیا جاتا ہے لہذا اس چندے سے لنگر کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے مسجد کا چندہ عرف کے خلاف خرچ کیا تو اس پر تاوان دینا لازم ہو گا۔ مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”جن لوگوں نے مسجد کے مصارف کے لیے چندہ دیا تھا، اس فنڈ سے یہ تمام چیزیں خریدنا، جائز نہیں تھیں، خاص ان چیزوں کے لیے لوگوں سے چندہ لے کر اگر خریدی جائیں، تو سوال مذکور میں یہ تمام امور درست ہوتے۔“ (وقار الفتاوی، جلد 2، صفحہ 327)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ / 07 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2717

مسجد کا چندہ کاروبار میں لگانا

سائل: ثاقب علی

سوال: مسجد کا چندہ کاروبار میں لگانا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کا چندہ کاروبار میں لگانا ناجائز و گناہ ہے کیونکہ اس کا عرف نہیں۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اس طرح کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ”خواہ کیسا ہی نفع بخش کاروبار ہو، نہیں لگا سکتے چاہے اس کی آمدنی اسی ادارے کے لئے استعمال کرنے کی نیت ہو۔“

(چندے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 77)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ/ 07 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2714

کمرہ دوبارہ تعمیر ہو رہا ہو تو مسجد بیت کا کیا حکم ہے

سائل: احسان علی قادری

سوال: کمرے میں نماز کی جگہ بنائی تھی اب کمرہ دوبارہ تعمیر ہو رہا ہے تو مسجد بیت کا کیا کریں ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

گھر میں مسجد بیت بنانا اچھا کام ہے لیکن اس کے وقف والے احکام نہیں ہیں، اگر کمرہ تعمیر ہو رہا ہے تو اس میں شرعا حرج نہیں، تعمیر کے بعد دوبارہ اس کو مسجد بیت بنایا جا سکتا ہے۔ ہدایہ میں ہے: "ولا باس بالبول فوق بیت فیه المسجد والمراد ما اعد للصلاۃ فی البیت لانه لم یاخذ حکم المسجد وان ند بنا الیه "یعنی: جس کمرے میں مسجد بیت ہے اس کے اوپر واش روم بنانے میں حرج نہیں اور مراد وہ جگہ جو گھر میں نماز کے لئے بنائی ہو اس لئے کہ اس کا مسجد والا حکم نہیں اگرچہ ہمیں مسجد بیت بنانے کی ترغیب ہے۔

(ھدایہ، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 65، دار احیاء التراث العربی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ / 07 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2800

صدقہ باکس کی رقم سے مدرسہ کا بل بھرنا

سائل: بنت عاکف

سوال: ہم نے گھروں میں جو دعوت اسلامی کے صدقہ باکس رکھوائے ہیں کیا ان میں سے مدرسہ کا بل بھر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

صدقہ باکس کی رقم کا مالک جب دعوت اسلامی کے ذمہ دار کو رقم دے دے تو اب وہ رقم مالک کی ملکیت سے نکل گئی اور دعوت اسلامی کا ذمہ دار وکیل بن کر رقم پر قبضہ کرتا ہے لہذا اس پر لازم ہے کہ وہ رقم مرکز کے بتائے ہوئے طریقہ پر ہی جمع کروائے، اس رقم سے مدرسہ کا بل اپنے طور پر بھرنا جائز نہیں، اگر بھرا تو تاوان دینا ہو گا۔ ایک سوال کے جواب میں احکام زکوۃ میں ہے:"جن لوگوں نے عطیات دیے آپ کی تنظیم کے افراد ان کے نمائندے اور وکیل تھے جن کی ذمہ داری تھی کہ سپرد کیے ہوئے کام کو پورا کریں یعنی متاثرہ لوگوں تک وہ رقم یا امدادی سامان پہنچا کر اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ لیکن اپ کی طرف سے ایسا نہیں ہوا بلکہ وہ رقم آپ نے خود اپنے استعمال میں لے کر اسے ہلاک کر دیا جس کی وجہ سے آپ پر تاوان لازم ہے"

(فتاوی اہلسنت، احکام زکوۃ، صفحہ 501)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

28 جمادی الاولی 1447ھ / 20 نومبر 2025ء

اجاره/اجیر

فتوی نمبر: 2703

سائل: ناصر منیر

دھوبی نے سوٹ گما دیا

سوال: میں نے دھوبی کو سوٹ دیا جب دھل کر واپس آیا تو اس پر نشان تھا تو اس نے دوبارہ دھونے کے لئے دیا پھر وہی مسئلہ ہوا تو دھوبی نے کسی اور کو دھونے کے لئے دیا مگر اس نے کرتا گما دیا اب کیا میں دھوبی سے تاوان لے سکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال سے ظاہر ہے کہ دھوبی نے کوتاہی نہیں کی بلکہ آپ کو مطمئن کرنے کے لئے کسی اور جگہ دھلنے کے لئے دیا لہذا تاوان کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ اگر دھوبی نیک اور دین دار ہے تو اس پر تاوان نہیں اور اگر خیانت کرنے والا دھوکہ باز ہے تو اس کو تاوان دینا ہوگا اور اگر اس کا حال چھپا ہوا ہے یعنی اس کے خائن یا دھوکہ باز ہونے کی کچھ خبر نہیں تو آدھی قیمت پر صلح کر لی جائے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر بنظر تغیر زمان آرائے علمائے خلف پر نظر کیجئے تو یہاں جماعت کثیرہ ائمہ متاخرین کا قول قوی باشوکت مرجح مصحح مفتی بہ یہ ہے کہ اگر اجیر مرد و صالح و متدین ہے تو ضمان نہیں، اور خائن دغاباز ہے تو ہے اور مستور الحال ہے تو نصف قیمت پر صلح کرلیں، صاحب محیط نے فوائد میں اس پر جزم فرمایا" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 418)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 ربیع الثانی 1447ھ / 28 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2709

اجارہ ملنے پر فارم پرنٹ کروانے کے پیسے

سائل: نور عالم مدنی

سوال: اجارہ اور سیلری کے لئے جو جدول فارم بھر کر دینا ہوتا ہے وہ پرنٹ کروانے کی رقم اجیر کے ذمہ ہے یا ادارے کے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اجارہ یا سیلری وصولی کرنے کے لئے جو جدول یا دیگر فارم اجیر کو لکھ کر جمع کروانے ہوتے ہیں اس کو پرنٹ کروانا یا اس کی رقم ادا کرنا اس کے ذمہ ہے جس کی طرف سے ادائیگی کا عرف ہے **اور ہمارے ہاں یہ اخراجات ادارے ہی کے ذمہ ہونے کا عرف ہے لہذا اجیر سے نہیں لیے جاسکتے**۔ بہار شریعت میں ہے: "کسی کام پر اجارہ منعقد ہوا تو اُس کے توابع میں عرف کا اعتبار ہے مثلاً درزی کو کپڑا سینے کو دیا تو تاگا سوئی درزی کے ذمہ ہے اور اگر عرف یہ ہے کہ جس کا کپڑا ہے وہ تاگا دے تو درزی کے ذمہ نہیں"

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 182)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 ربیع الثانی 1447ھ / 05 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2734

یومیہ شامیانہ کرایہ پر لے کر استعمال نہ کرنا

سائل: عبد القادر

سوال: ہم نے ایک ماہ کے لئے شامیانہ کرایہ پر لیا یومیہ کرایہ کے اعتبار سے مگر ہم نے اسے 10 دن ہی استعمال کیا باقی دن ویسے ہی پڑا رہا تو کیا ہمیں پورے ماہ کا کرایہ دینا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں آپ کو پورے ماہ کا کرایہ دینا ہو گا کیونکہ دکاندار نے شامیانہ آپ کے سپرد کر دیا اور وہ آپ کے پاس پڑا رہا اب آپ نے استعمال نہ کیا تو اس میں دکاندار کا قصور نہیں اور عرف بھی اسی پر جاری ہے کہ جتنے دن چیز کسٹمر کے پاس رہے اسی حساب سے کرایہ دینا ہوتا ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "اسی طرح یومیہ یا ماہوار پر بہت سی چیزیں کرایہ پر دی جاتی ہیں مثلاً شامیانہ کا کرایہ یومیہ ہوتا ہے کہ فی یوم اتنا کرایہ جتنے دنوں اس کے یہاں رہے گا کرایہ دینا ہو گا یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے یہاں تو ایک ہی دن کا کام تھا اُس کے بعد بیکار پڑا رہا۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 112)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 ربیع الثانی 1447ھ / 17 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2735

بورنگ والے نے پانی نکال کر نہیں دیا تو اجارہ

سائل: عبد اللہ

سوال: ہم نے بورنگ والے سے طے کیا کہ پانی نکلے گا تو اتنی رقم آپ کو دیں گے اب اس نے 4 سے 5 دن کوشش کی مگر پانی نہیں نکلا حالانکہ آس پاس میں بورنگ ہے اب وہ اپنی محنت کے پیسے مانگ رہا ہے تو اس کا مانگنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بورنگ ان کاموں میں سے ہے کہ جب یہ کام مکمل ہو گا تب بورنگ والا اجرت کا مستحق ہو گا اور اس میں کام یہی ہے کہ پانی نکال کر دے، اگر پانی نکال کر نہیں دیا تو وہ اجرت کا مستحق نہیں ہو گا۔ بہار شریعت میں ہے: ”درزی دھوبی سونار وغیرہم ان کاریگروں نے جب کام کرلیا اور مالک کو چیز سپرد کردی اُجرت لینے کے مستحق ہوگئے یہی حکم ہر اُس کام کرنے والے کا ہے جس کے کام کا اُس شے میں کوئی اثر ہو جیسے رنگریز کہ اُس نے کپڑا رنگ کر مالک کو دیدیا اُجرت کا مستحق ہو گیا اور اگر ان لوگوں نے کام تو کیا مگر ابھی تک چیز مالک کو سپرد نہیں کی، اُجرت کے مستحق نہیں ہوئے لہذا اگر ان کے یہاں چیز ضائع ہوگئی اُجرت نہیں پائیں گے اگرچہ چیز کا ان کو تاوان بھی دینا نہیں پڑے گا۔ اور اگر کام کا کوئی اثر اُس چیز میں نہیں ہوتا جیسے حمال کہ چیز کو یہاں سے اُٹھا کر وہاں لے گیا یہ اُجرت کے اُس وقت مستحق ہوں گے جب اُنھوں نے کام کرلیا اس کی ضرورت نہیں کہ مالک کو سپرد کردیں جب استحقاق ہو لہذا وہاں پہنچا دینے کے بعد اگر چیز ضائع ہوگئی اُجرت واجب ہے۔ بلکہ اگر حمال نے پہنچایا نہ ہو راستہ ہی میں اُجرت مانگتا ہے تو یہاں تک کی جتنی اُجرت حساب سے ہو لے سکتا ہے مگر جہاں تک ٹھہرا ہے اُس پر وہاں تک پہنچانا لازم ہے اور پہنچانے پر باقی اُجرت کا مستحق ہے۔“ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 114)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

26 ربیع الثانی 1447ھ / 20 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2752

اجیر کا اجارہ وقت میں خرید و فروخت کرنا

سائل: ام زہرہ

سوال: کیا اجیر وقتِ اجارہ میں خرید و فروخت کر سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اجیر کے لئے وقت اجارہ میں ذاتی کام کرنا جائز نہیں البتہ ذاتی کام کرنے میں اجارہ کے کاموں میں کسی قسم کی کمی نہ آتی ہو یا اجیر نے تسلیم نفس کیا ہوا ہے اور اس وقت کام نہیں اور کوئی ذاتی کام مثلا خرید و فروخت کر لی تو شرعا حرج نہیں نہ ہی کٹوتی کروانا ضروری ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اجیر خاص پر وقتِ مقرّرہ معہود میں تسلیمِ نفس لازم ہے، اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے اگرچہ کام نہ ہو۔۔۔ بہر حال جس قدر تسلیم نفس میں کمی کی ہے اتنی تنخواہ وضع ہو گی۔" (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 506)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 جمادی الاولی 1447ھ / 27 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2757

مسجد میں اجرت پر درس نظامی پڑھانا

سائل: نقیب مدنی

سوال: عین مسجد یا فنائے مسجد میں درس نظامی یا کوئی دینی کورس اجرت پر پڑھانا کیسا میں ذاتی طور پر پڑھاتا ہوں کسی ادارے کے تحت نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عین مسجد میں استاد خود اپنے طور پر اجرت پر درس نظامی پڑھائے یہ جائز نہیں کیونکہ یہ ایک پیشہ ہے اور مسجد میں پیشہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں، اس معاملے میں فنائے مسجد کا حکم بھی عین مسجد والا ہے۔ بحر الرائق میں ہے:" وقالوا ولا يجوز ان تعمل فيه الصنايع لانه مخلص لله تعالى فلا يكون محلا لغير العبادة۔۔۔۔۔والذی یکتب ان کان باجر یکرہ وان کان بغیر اجر لا یکرہ قال فی فتح القدیر ھذا اذا کتب القران والعلم لانه فی عبادۃ اما ھؤلاء المکتبون الذین یجتمع عندھم الصبیان واللغط فلا ولو لم یکن لغط لانھم فی صناعة لا عبادۃ اذ ھم یقصدون الاجارۃ لیس ھو للہ بل للارتزاق ومعلم الصبیان القران کالکاتب ان کان لاجر لا وحسبة لا باس به "یعنی: اور فقہانے فرمایا کہ مسجد میں پیشے کے کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ مسجد اللہ کے لیے خاص ہے، تو وہ عبادت کے علاوہ دوسرے کاموں کے لئے نہیں۔۔۔اور جو لکھنے کا کام ہو، اگر اجرت کے ساتھ ہو تو مکروہ ہے، اور اگر بغیر اجرت کے ہو تو مکروہ نہیں۔ فتح القدیر میں فرمایا: یہ اس وقت ہے جب وہ قرآن یا علم لکھ رہا ہو، کیونکہ وہ عبادت میں ہے۔ لیکن وہ لوگ جو مسجد میں لکھتے ہیں اور ان کے پاس بچے جمع ہوتے ہیں اور شور و غل مچتا ہے، تو ایسا کرنا درست نہیں، بلکہ اگر شور نہ بھی ہو، تب بھی نہیں، کیونکہ وہ عبادت میں نہیں بلکہ ایک پیشہ میں مشغول ہیں، اس لئے کہ ان کا مقصد اجارہ ہوتا ہے، جو کہ اللہ کے لیے نہیں بلکہ روزی کمانے کے لیے ہوتا ہے۔ اور جو شخص بچوں کو قرآن سکھاتا ہے، اس کا حکم بھی لکھنے والے جیسا ہے: اگر اجرت کے لیے (سکھاتا ہے) تو جائز نہیں، اور اگر بغیر اجرت کے یعنی ثواب کی نیت سے سکھاتا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، جلد2، صفحہ 38 دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 جمادی الاولی 1447ھ / 28 اکتوبر 2025ء

Fiqhi Masail Group
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

اجیر سے کمیشن طے کرنے کی صورت

فتوی نمبر: 2764

سائل: محمد یوسف

سوال: ہم نے اپنے اجیر سے یہ طے کیا ہوا ہے کہ تم روزانہ جتنا مال بیچو گے اس کا ایک فیصد تمہیں ملے گا تو کیا اس طرح کرنا صحیح ہے اس کی الگ سے کوئی سیلری نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کیا گیا طریقہ شرعا جائز نہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ اجیر کی اجرت طے کرنا ضروری ہے ورنہ اجارہ فاسد ہو جائے گا اور کمیشن والی صورت میں چونکہ کچھ متعین نہیں، کبھی مال کم بکے گا کبھی زیادہ اس لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ اس کا درست طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس کی سیلری فکس کرلی جائے اور باقی کچھ اپنی طرف سے انعام دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اجارہ جو امر جائز پر ہو وہ بھی اگر بے تعینِ اجرت ہو تو بوجہِ جہالت اجارہ فاسدہ اور عقد حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 529)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 جمادی الاولی 1447ھ / 03 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2782

کرائے کے مکان میں چیز خراب ہو تو

سائل: گل رضا

سوال: کرائے کے مکان میں کوئی چیز خراب ہو جائے یا ٹوٹ جائے تو اس کو ٹھیک کرانا کس کی ذمہ داری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کرائے کے مکان میں اگر کوئی چیز کرائے دار کی کوتاہی سے خراب ہوئی یا ٹوٹی تو تاوان کرائے دار پر لازم ہے اور اگر اس کی کوتاہی سے نہیں ہوا تو تاوان نہیں۔ شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: "لا یلزم الضمان اذا تلف الماجور فی ید المستاجر مالم یکن بتقصیرہ او تعدیہ" یعنی: کرائے پر دی گئی چیز جب کرائے دار سے ضائع ہو جائے تو جب تک کرائے دار کی کوتاہی یا غفلت نہ ہو اس پر تاوان نہیں۔

(شرح مجلۃ الاحکام، کتاب الثانی الاجارۃ، الباب الثامن، المادۃ 160، جلد 1، صفحہ 696 دار الجیل)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

24 جمادی الاولی 1447ھ / 16 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2791

رائیڈ کینسل کرواکر الگ سے اجارہ کرنا

سائل: حیدر علی

سوال: رائیڈ کمپنیوں کے ڈرائیور بعض اوقات مسافر سے کہتے ہیں کہ اپ رائیڈ کیسنل کر دیں میں آپ کو اتنے کرایہ پر لے جاتا ہوں کیا ایسا کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ڈرائیور یا مسافر رائیڈ کینسل کرنے میں جھوٹ نہ بولیں تو شرعا ان کا عقد کرنا تو جائز ہے لیکن اخلاقا یہ درست نہیں کہ کمپنی کی وساطت سے مسافر ملا اور اس کو اپنی ذاتی ترکیب میں لے لیا جائے۔ نوٹ: یہاں اس بات سے قطع نظر کر کے جواب دیا گیا ہے کہ کمپنیوں میں ڈرائیونگ کرنے کا شرعی حکم کیا ہے کیونکہ اس میں بھی اپنی جگہ خرابیاں موجود ہیں۔ بروکر کو درمیان سے ہٹانے کے متعلق مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: "پارٹیوں کا بروکر کو درمیان سے ہٹانے کی دو صورتیں بن سکتی ہیں: ایک یہ کہ واقعتاً فی الحال ان کو یہ سودا یا ریٹ سمجھ نہ آئے ہوں اس لئے انکار کیا ہو تو ایسی صورت میں اخلاقاً یہی زیادہ بہتر ہے کہ دوبارہ اگر ذہن بنے، تب بھی بروکر کی خدمات کے ذریعے کام کیا جائے کہ اس نے جو محنت کی تھی وہ ضائع نہ ہو اور اسے اس کا صلہ ملے اور یہاں بروکر کے کام کرنے کا مقصد اور گنجائش موجود ہے مثلاً کاغذات کا ٹرانسفر پیسوں کے لین دین کے معاملات اور کئی چیزیں ایسی ہیں جو بروکر کے ذریعے سے کروائی جا سکتی ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر فریقین یا کوئی ایک فریق جان بوجھ کر وقتی طور پر بروکر کو ہٹانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے کہ مجھے یہ سودا، جائیداد یا ریٹ پسند نہیں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں، تو اس میں دو گناہ تو ضرور پائے جا رہے ہیں۔ اوّل مسلمان کو ضرر پہنچانے کا کیونکہ بروکر نے جو محنت کی، اسے اس کی محنت کے باوجود کمیشن سے محروم کرنا ناحق ضرر ہے۔ دوسرا گناہ جھوٹ بولنے کا ہے کہ بروکر کو نکالنے کے لئے جو بھی خلاف واقع بات کہی جائے گی، وہ جھوٹ پر مشتمل ہوگی اور جھوٹ بولنا جائز نہیں۔" (ماہنامہ فیضان مدینہ، فروری 2018)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 جمادی الاولی 1447ھ / 18 نومبر 2025ء

خواتین کے مسائل

فتوی نمبر: 2727

ایام مخصوصہ میں درود تنجینا

سائل: عنبرین

سوال: ایام مخصوصہ میں درود تنجینا پڑھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایام مخصوصہ میں درود تنجینا پڑھنا جائز بلکہ بہتر ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: " قرآنِ مجید کے علاوہ اَور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 379)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1447ھ/14 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2730

epilator کا استعمال

سائل: عبد الماجد

سوال: عورتوں کو ایپیلیٹر کا استعمال کرنا کیسا یہ ایک آلہ ہے جو جلد کے بالوں کو جڑوں سے نکالتا ہے عموما یہ اضافی بال نکالنے کے لئے استعمال ہوتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

Epilator کا استعمال کرنا جائز ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "حلق و قصر و نتف و تنور یعنی مونڈنا، اکھیڑنا، نورہ لگانا سب صورتیں جائز ہیں کہ مقصود اس موضع کا پاک کرنا ہے اور وہ سب طریقوں میں حاصل۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ600)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1447ھ/14 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2724

اسکن پراڈکٹس میں کلوجین

سائل: بنت رفیع

سوال: اسکن سے متعلق پراڈکٹس میں کلوجین ہو تو اس کا استعمال کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کلوجین حلال اور حرام دونوں طرح کے جانوروں سے حاصل کیا جاتا ہے لہذا اگر پراڈکٹ میں موجود کلوجین حلال اور غیر مردار جانور سے حاصل کیا گیا ہو تو اس کا استعمال جائز ہے اور اگر حرام یا مردار سے حاصل کیا گیا ہو تو ناجائز ہے، اگر اس بارے میں کچھ پتا نہ ہو تو اس کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں جب تک حلال ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔ بہار شریعت میں ہے: ”خنزیر کے بال یا ہڈی یا کسی جز کو دواءً استعمال کرنا حرام ہے۔ دوسرے جانوروں کی ہڈیاں دوا میں استعمال کی جاسکتی ہیں بشرطیکہ ذبیحہ کی ہڈیاں ہوں یا خشک ہوں کہ اس میں رطوبت باقی نہ ہو۔ ہڈیاں اگر ایسی دوا میں ڈالی گئی ہوں جو کھائی جائے گی تو یہ ضروری ہے کہ ایسے جانور کی ہڈی ہو جس کا کھانا حلال ہے اور ذبح بھی کر دیا ہو، مردار کی ہڈی کھانے میں استعمال نہیں کی جاسکتی۔“ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 505)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ / 07 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2777

سوتیلے ماموں کے ساتھ سفر شرعی

سائل: ام شاہد

سوال: میرے نانا نے دوسری شادی کی تھی ان سے جو میرے ماموں ہیں کیا میں ان کے ساتھ عمرے پر جا سکتی ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آپ کے سوتیلے ماموں آپ کے محرم ہیں لہذا ان کے ساتھ عمرہ کے لئے سفر شرعی کرنا جائز ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ" ترجمہ: (تم پر حرام کر دی گئیں) تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں۔

(النساء:23)

مفتی نعیم الدین مرآدابادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی۔"

(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 160، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 جمادی الاولی 1447ھ / 09 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2789

عادت والی عورت کو خون مسلسل جاری ہو گیا

سائل: شاہ جہاں

سوال: ایک عورت کو ہر 22 دن بعد 7 دن عذر ہوتا تھا لیکن پچھلے تین مہینے سے اس کو مستقل خون آرہا ہے تو اب اس کی پاکی ناپاکی کے دن کیسے شمار ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس عورت کی عادت مقرر ہو اور پھر اس کو مستقل خون جاری ہو جائے تو اس سابقہ عادت کے مطابق ہی پاکی اور ناپاکی کے دن شمار ہوں گے، معلوم کی گئی صورت میں ہر 22 دن بعد 7 دن ناپاکی کے شمار ہوں گے۔ مفتی ساجد صاحب لکھتے ہیں: "جب اس نے ایک صحیح خون اور ایک صحیح طُہر دیکھ لیا ہے تو وہ معتادہ ہو چکی۔ جو عادت والی کا حکم ہے وہی اس کا ہو گا۔ مثال جو بیان کی گئی اس میں خاتون کے لئے یہ حکم ہے کہ 40 دن کے بعد جو خون مسلسل جاری ہوا تو اس کے پہلے 5 دن حیض کے شمار ہوں گے ان دنوں میں عورت نمازیں نہیں پڑھے گی نیز حیض کے دیگر احکام بھی ان دنوں میں لاگو ہوں گے اور پھر اگلے 40 دن طُہر یعنی پاکی کے شمار ہوں گے جن میں حیض کا کوئی حکم نہیں ہو گا یعنی عورت نمازیں بھی پڑھے گی، شوہر کے قریب بھی جا سکے گی۔ استمرار (مسلسل خون جاری) رہنے کے دنوں میں عورت اسی طرح حساب کرے گی جب تک استمرار ختم ہو کر عورت کی کوئی اور عادت مقرر نہ ہو جائے۔" (خواتین کے مخصوص مسائل، صفحہ 100)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

26 جمادی الاولی 1447ھ / 18 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2799

عورت کا عامل کے پاس جانا

سائل: حماد رضا

سوال: کیا عورت صحیح العقیدہ عامل کے پاس جا کر علاج کروا سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کو چاہیے کہ کوشش کر کے اپنے محرم کے ذریعے علاج کی کوشش کرے، اگر ایسا کوئی مرد نہ ہو یا ممکن نہ ہو تو پردے کی رعایت کر کے کسی عاملہ (عورت) سے علاج کے لئے جائے، اگر عورت علاج کرنے والی نہ ہو یا اس سے شفا نہ ملتی ہو تو کسی بوڑھے اور نیک عامل کے پاس جائے، اگر ایسا کوئی عامل دستیاب نہ ہو تو کسی بھی مسلمان عامل کے پاس شرعی پردے اور دیگر قیودات کے ساتھ جا سکتی ہے، شرعی قیودات سے مراد یہ ہے کہ نرم لہجے میں بات نہ کرے، بے تکلفی اور تنہائی نہ ہو۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: "اگر گھر بیٹھے علاج ممکن نہیں، تو کسی محرم کے ذریعے ترکیب بنالے۔ اگر کوئی ایسا مرد بھی نہیں تو اب شرعی پردے کی تمام شرائط کے ساتھ کسی عاملہ (عورت) کے پاس تعویذ لینے جائے اگر عاملہ بھی میسر نہیں یا اس سے شفا نہ ہو تو کسی بوڑھے اور نیک عامل کے پاس جائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی بھی مسلمان عامل کے پاس جائے مگر جب بھی باجازت شرعی باہر نکلے تو بیان کردہ شرعی پردہ اور اس کی قیودات کا لحاظ ضروری ہے۔ عامل کے ساتھ لوچ دار نرم گفتگو، بے تکلفی یا تنہائی ہر گز نہ ہو۔ جو عامل عورتوں کے ساتھ بے تکلف بنتا، بات بات پر قہقہے لگاتا، خوب ڈینگیں مارتا اور اپنے کارنامے سناتا ہو ایسوں کے پاس جانا سخت تشویشناک ہے۔ اور عامل کو اگر عورت پر خصوصی توجہ دیتا، فون وغیرہ پر خود ہی رابطہ کرتا اور اس طرح کا پیغام وغیرہ دیتا پائیں کہ اکیلی آؤ تا کہ اچھی طرح علاج کیا جا سکے، تو ایسے عامل کی چھاؤں سے بھی دور بھاگیں ورنہ شاید عمر بھر پچھتانا پڑے۔" (پردے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 267، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

28 جمادی الاولی 1447ھ / 20 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2798

عورت کا اسکوٹی چلانا

سائل: ام حلیمہ

سوال: آپ کا ایک فتوی پڑھا جس میں عورت کو بائیک چلانا ممنوع لکھا تھا تو کیا عورت اسکوٹی بھی نہیں چلا سکتی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کے لئے بائیک چلانے کی ممانعت پر جو بنیادی علت ہے وہ ایک مخصوص ہیئت کے ساتھ سواری پر بیٹھنے میں مردوں سے مشابہت ہے اور حدیث پاک میں اسی وجہ سے عورت کو کاٹھی والی سواری پر بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے کہ یہ مردوں سے مشابہت ہے، دوسری وجہ اس کے جسم کے اعضا کا ابھار اور ہیئت کا واضح ہونا ہے کہ وہ اگرچہ برقع میں ہو لیکن بائیک میں جس انداز پر بیٹھا جاتا ہے اس سے لازما اس کے اعضا کی ہیئت ظاہر ہوگی اور اس کے پاؤں کا وہ حصہ جو غیر مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز ہے اس کا کھلنا لازم آئے گا کیونکہ یہ مشاہدہ ہے کہ جو عورتیں کسی مرد کے ساتھ پیچھے بیٹھتی ہیں وہ بھی اپنے پاؤں کا وہ حصہ اکثر اوقات نہیں چھپا پاتیں لیکن یہاں ان کی اپنی کوتاہی ہے اور بائیک چلانے میں اس کو چھپا کر رکھنا ہی انتہائی مشکل ہے، لہذا اس تفصیل سے بات واضح ہو جانی چاہیے کہ عورت اسکوٹی یا گاڑی چلا سکتی ہے کیونکہ اسکوٹی سیٹ کی طرح ہوتی ہے جس میں نہ عورت کی ہیئت واضح ہوگی نہ اس کا پاؤں چھپانا مشکل ہوگا۔ شامی میں ہے: ”لعن اللہ الفروج علی السروج، ذخیرة لكن نقل المدني عن أبي الطيب أنه لا أصل له. يعني بهذا اللفظ وإلا فمعناه ثابت ففي البخاري وغيره «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال» وللطبراني «ان امرأة مرت على رسول الله صلى الله عليه وسلم متقلدة قوسا فقال: لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهين من الرجال بالنساء» “یعنی: اللہ پاک نے کاٹھی پر سوار ہونے والی عورت پر لعنت فرمائی، یہ ذخیرہ میں ہے۔ لیکن مدنی نے ابو الطیب سے نقل کیا کہ اس کی کوئی اصل نہیں یعنی ان الفاظ کے ساتھ، وگرنہ اس کا معنی ثابت ہے۔ تو بخاری اور اس کے علاوہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کی مشابہت کرنے والے مردوں پر اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی اور طبرانی میں ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس سے کمان لٹکائے ہوئے گزری، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنی والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (شامی، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، جلد 6، صفحہ 423، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 جمادی الاولی 1447ھ / 19 نومبر 2025ء

وراثت

Fiqhi Masail Group
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

مرحوم کی انشورنس کی رقم کلیم کرنا

فتوی نمبر: 2740

سائل: ساجد قادری

سوال: کسی شخص کا انتقال ہوا اس کے گھر والوں کو لائف انشورنس کے بدلے ڈیتھ کلیم کی اماؤنٹ ملی کیا یہ ان کے لئے جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مرحوم کی اصل رقم جو اس نے جمع کروائی تھی وہ گھر والوں کو لینا جائز ہے کیونکہ وہ ترکہ یعنی مال وراثت ہے البتہ جو رقم کمپنی نے بطور نفع دی وہ سود ہے اس کو شرعی فقیر کو صدقہ کر دیا جائے۔ مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: ”انشورنس کمپنی سے ملنے والی رقم دو طرح کی ہوتی ہے، ایک رقم وہ ہوتی ہے جو پالیسی ہولڈر نے جمع کروائی ہوتی ہے اور ایک رقم وہ ہوتی ہے جو کمپنی اپنی طرف سے اضافی دیتی ہے جو کہ سود ہوتی ہے۔ وہ رقم جو سود ہے، اس کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ وہ بغیر ثواب کی نیت کے کسی شرعی فقیر کو دے دیں اور وہ رقم جو مرحوم نے جمع کروائی تھی، وہ تمام ورثاء میں شرعی طریقہ کار کے مطابق تقسیم ہو گی“

(ماہنامہ فیضان مدینہ، جولائی 2023)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

26 ربیع الثانی 1447ھ / 20 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2797

سائل: محمد یوسف

شوہر ماں باپ اور بیٹے میں وراثت

سوال: عورت کا انتقال ہوا اس کے وارثین میں شوہر ماں باپ اور ایک 4 سال کا بیٹا ہے وراثت کیسے تقسیم ہو گی؟ عورت کے اوپر قرض نہیں نہ ہی اس نے کوئی وصیت کی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بیان کی گئی معلومات اگر درست ہیں تو کل مال کے 12 حصے ہوں گے جس میں سے 2 حصے باپ کو، 2 حصے ماں کو، 3 حصے شوہر کو اور باقی 5 حصے بیٹے کو ملیں گے۔ قرآن میں ماں باپ کے حصوں کے بارے میں ہے: "وَلِاَبَوَیۡهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنۡ کَانَ لَهٗ وَلَدٌ" ترجمہ: اور اگر میت کی اولاد ہو تو میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکے سے چھٹا حصہ ہو گا۔ شوہر کے حصے کے بارے میں ہے: "فَاِنۡ کَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّةٍ یُّوۡصِیۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ" ترجمہ: پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔ (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو انہوں نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے)۔ (النساء:12)

مسئلہ از 12 میــــــــــــــــــــــــــــــت

شوہر	باپ	ماں	بیٹا
ربع	سدس	سدس	عصبہ
3	2	2	5

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

27 جمادی الاولی 1447ھ / 19 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2796

تین سال کے بچے کے مال وراثت کی تقسیم

سائل: عبد الماجد

سوال: میرے تین سال کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تھا اس کو اس کے پھوپھا نے 750 والا بانڈ دیا تھا اب اس کا کیا کرنا ہو گا میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں جو اس بچے کی وفات کے وقت موجود تھے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آپ کے مرحوم بیٹے کی ملکیت میں جو کچھ تھا اب وہ وارثین میں تقسیم ہو گا، معلوم کی گئی صورت میں کل مال کے 6 حصے ہوں گے جس میں سے ایک حصہ بچے کی والدہ کو اور باقی 5 حصے والد کو بطور عصبہ ملیں گے۔ سراجی میں والد کے احوال میں ہے:"والتعصیب المحض و ذلک عند عدم الولد وولد الابن وان سفل "یعنی: باپ صرف عصبہ بنے گا(باقی سارا اسی کو ملے گا) اور یہ اس صورت میں جب اولاد یا بیٹے کی اولاد نیچے تک کوئی نہ ہو۔

مسئلہ از 6 میت

ماں	باپ
سدس	عصبہ
1	5

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 جمادی الاولی 1447ھ / 19 نومبر 2025ء

جائز/ناجائز

فتوی نمبر: 2705

ٹیڈی بیئر بیچنا

سائل: عادل

سوال: ٹیڈی بیئر / بھالو کا کاروبار کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ٹیڈی بیئر کا کاروبار کرنا جائز ہے جبکہ اس میں میوزک نہ ہو لیکن دکاندار کو چاہیے کہ اس کو تعظیم کے ساتھ سجا کر نہ رکھے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "تصویر کی توہین مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں۔۔۔۔ ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت وآرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم و قابل احترام نہ مانا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 640)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 ربیع الثانی 1447ھ / 28 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2702

پراپرٹی بیچنے میں ڈاکیومینٹیشن کے پیسے میں اپنا حصہ رکھنا

سائل: شاہ زیب اسلم

سوال: میں نے ایک دکان کسی کو دلا کر دی اس میں وراثت کے کچھ قانونی مسائل تھے تو دوسری پارٹی کے بروکر نے سیلر سے کہا کہ 99 لاکھ میں ڈیل ڈن ہے اور ڈاکیومینٹیشن ہم خود کروالیں گے آپ اس کے 6 لاکھ دے دینا اور بروکر نے خریدنے والے کو کہا کہ ڈیل ایک کروڑ پانچ لاکھ میں ہوئی ہے اب بروکر ڈاکیومنٹس کا کام کروائے گا تقریبا 4 لاکھ میں اور 2 لاکھ جو بچیں گے وہ خود رکھے گا اس کا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیلر کے بروکر کا ایسا کرنا ناجائز و گناہ ہے کیونکہ ایک تو یہ جھوٹ اور دھوکہ پر مشتمل ہے اور دوسرا یہ کمیشن کے شرعی اصولوں کے خلاف ہے، بروکر کا اپنا طے شدہ معروف کمیشن کے علاوہ مزید رقم لینا حرام ہے اور یہاں ایک طرح سے شرط فاسد بھی پائی جا رہی ہے کہ ڈیل اسی وجہ سے فائنل ہوئی کہ وہ 6 لاکھ روپے ڈاکیومینٹس کے بروکر کو دے گا اور یہ شرط عقد کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ اعلی حضرت کمیشن کے اصول سے متعلق لکھتے ہیں: "اگر کارندہ نے اس بارہ میں جو محنت و کوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لیے کوئی دوادوش نہ کی، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلا: آقا کو مشورہ دیا کہ یہ چیز اچھی ہے، خرید لینی چاہیے یا اس میں آپ کا نقصان نہیں اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خرید لی جب تو یہ شخص عمرو بائع سے کسی اجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے، محنت کرنے کی ہوتی ہے، نہ بیٹھے بیٹھے دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے، مشورہ دینے کی۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 453)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 ربیع الثانی 1447ھ / 28 ستمبر 2025ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

Fiqhi Masail Group — AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

سکس سیمن کی خرید و فروخت

فتوی نمبر: 2707 — سائل: محمد عابد

سوال: جانوروں کی نسل افزائش کے لئے کافی عرصہ سے سیکس سیمن رکھا جاتا ہے سیکس سیمن کا مطلب خاص ٹیکنالوجی کے ذریعے فلٹر کرکے ایک ہی جنس والی سپرم کو الگ کرنا تو جو جراثیم حمل میں رکاوٹ ہوتے ہیں ان کو الگ کیا جاتا ہے اس سیکس سیمن کا خرید نا اور گائے میں رکھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سیکس سیمن عام سیمن (نطفے) سے کچھ مختلف ہوتا ہے، یہ زیادہ تر گائے بھینس وغیرہ کے نطفے کو لیبارٹری میں الگ کر کے حاصل کیا جاتا ہے تا کہ یہ پتا چل جائے کہ اس میں نر بچہ پیدا کرنے والے اسپرم زیادہ ہیں یا مادہ کے، اس طریقہ کار میں اور اس کو گائے وغیرہ میں رکھنے میں حرج نہیں لیکن اس کی خرید و فروخت سے متعلق دو صورتیں ہیں، اگر اس میں کیمیکلز اور دیگر پاک ادویات وغیرہ شامل کر کے اس کو محفوظ کیا جاتا ہے اور ظاہر بھی یہی ہے اور لوگوں میں اس کی خرید و فروخت عام ہے تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں اس پر مال کی تعریف صادق آتی ہے کہ اس کو ذخیرہ کرنا ممکن ہے اور لوگ اس کی خرید و فروخت کی طرف مائل ہوتے ہیں، اور اگر یہ اس کیمیکلز وغیرہ کے ذریعے محفوظ نہ رکھی جائے بلکہ ٹیسٹ کر کے اس کو ایسے ہی بیچ دیا جائے تو پھر یہ حرام اور باطل ہے کہ جانوروں کا نطفہ شرعا مال نہیں ہے۔ ھدایہ میں ہے: ” ولا بأس ببیع السرقین، ویکرہ بیع العذرۃ۔ ولنا أنہ منتفع بہ؛ لأنہ یلقی فی الأراضی لاستکثار الریع فکان مالا، والمال محل للبیع. بخلاف العذرۃ؛ لأنہ لاینتفع بھا إلا مخلوطا. ویجوز بیع المخلوط ھو المروی عن محمد وھو الصحیح. وکذا یجوز الانتفاع بالمخلوط لا بغیر المخلوط فی الصحیح، والمخلوط بمنزلۃ زیت خالطتہ النجاسۃ “یعنی: گوبر کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں، البتہ پاخانہ کی بیع مکروہ ہے۔۔ ہمارے نزدیک دلیل یہ ہے کہ گوبر سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے، کیونکہ اسے زمینوں میں ڈالا جاتا ہے تاکہ پیداوار زیادہ ہو، اس لئے یہ مال شمار ہوگا، اور مال وہی چیز ہے جو بیع کا محل بن سکتی ہے۔ بخلاف پاخانہ کے، کیونکہ اس سے فائدہ صرف اس صورت میں ہے جب کسی چیز کے ساتھ ملا دیا جائے۔ اسی وجہ سے مخلوط (یعنی کسی چیز میں شامل شدہ) کا بیچنا جائز ہے، جیسا کہ امام محمد سے مروی ہے، اور یہی صحیح ہے۔ اسی طرح مخلوط سے فائدہ اٹھانا بھی جائز ہے، مگر غیر مخلوط سے نہیں، یہ بھی صحیح ہے۔ اور مخلوط کی مثال ایسی ہے جیسے تیل میں نجاست مل گئی ہو۔ (ھدایہ، کتاب الکراھیہ، فصل فی البیع، جلد4، صفحہ 375، دار احیاء التراث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 ربیع الثانی 1447ھ / 29 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2701

تیسرے شخص سے پیسے لے کر اس کو نفع دینا

سائل: جاوید عالم

سوال: میں نے کپڑے کی ایک لاٹ خریدی مگر اس کی پوری پے مینٹ مجھ سے نہیں ہو پا رہی تھی تو میں نے تیسرے شخص کو کہا کہ یہ پے مینٹ تم کر دو اس کو بیچ کر جو نفع ہو گا وہ آپ رکھ لینا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت ناجائز اور سود پر مشتمل ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ جب آپ نے سودا کر کے ایک چیز خرید لی تو اب اس کی پے مینٹ کرنا آپ کے ذمہ ہے، اگر تیسرا شخص اس کی پے مینٹ کرے گا تو گویا اس نے آپ کو قرض دیا جو اس کو آپ سامان بیچنے کے بعد واپس کریں گے اور اس کی دی گئی رقم کے حساب سے سامان بیچنے پر جو نفع ہو گا وہ آپ اس کو دیں تو یہ اس قرض پر مشروط نفع ہے جو کہ سود ہے۔ النتف فی الفتاوی میں ہے:" والآخر ان يجر إلى نفسه منفعةً بذلك القرض، او تجر إليه وهو ان يبيعه المستقرض شيئا بارخص مما يباع او يوجره او يهبه هبة۔۔۔ ولو لم يكن سبب ذلك ﴿هذا﴾ القرض لما كان ﴿ذلك﴾ الفعل، فان ذلك ربا" یعنی: قرض پر نفع کی دوسری صورت یہ ہے کہ اس قرض کے بدلے اپنے لئے کوئی نفع حاصل کرے یا قرض لینے والا اپنی کوئی چیز قرض خواہ کو سستی بیچے یا اس کو معروف اجرت سے کم پر دے یا ہبہ کرے اگر یہ قرض ان تمام چیزوں کا سبب نہ ہوتا تو یہ کمی وغیرہ بھی نہ ہوتی اور یہی سود ہے۔

(النتف فی الفتاوی، کتاب الولا، الربا فی القروض، صفحہ 296، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 ربیع الثانی 1447ھ / 28 ستمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2710

پیسے کسی سے لے کر کاروبار میں لگانا اور نفع آدھا آدھا

سائل: یوسف خان

سوال: میں نے ایک انویسٹر کو کہا کہ ایک سستا سودا مل رہا ہے آپ کے پیسے لگوا دیتا ہوں اور اس کو بیچ کر نفع آدھا آدھا لے لیں گے ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں آدھا آدھا نفع طے کرنا جائز نہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ مارکیٹ کے عرف میں پیسے لگوانے والے کی حیثیت بروکر کی ہوتی ہے اور بروکر صرف اپنے طے شدہ معروف کمیشن کا مستحق ہوتا ہے، اور یہاں بروکر آدھے نفع میں شامل ہو رہا ہے جو کہ جائز نہیں۔ ہاں! اگر دونوں اس کو مضاربت کے طور پر کریں کہ ایک کا پیسہ اور دوسرے کی محنت اور جو نقصان وگا وہ نفع میں سے پورا کیا جائے گا، نفع نہ ہونے کی صورت میں پیسہ انویسٹ کرنے والے کا نقصان ہوگا تو اب آدھا آدھا نفع طے کر کے یہ کام کرنا جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے: ”وفی الدلال والسمسار يجب أجر المثل وما تواضعوا عليه أن من كل عشرة دنانير كذا فذلك حرام عليهم. كذا في الذخيرة“ یعنی: کمیشن ایجنٹ کے لئے اجرت مثل واجب ہوتی ہے اور جو انہوں نے آپس میں طے کیا کہ ہر دس دیناروں میں سے اتنا تو یہ ان پر حرام ہے۔

(عالمگیری، کتاب الاجارہ، ج4، صفحہ 450، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 ربیع الثانی 1447ھ / 05 اکتوبر 2025ء

Fiqhi Masail Group
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2712

اے آئی کے ذریعے کسی کے ساتھ اپنی تصویر بنانا

سائل: حافظ طلحہ

سوال: آج کل سوشل میڈیا پر یہ چیز بہت عام ہو رہی ہے کہ لوگ کسی مشہور دینی یا دنیاوی شخصیت کے ساتھ اپنی تصویر کسی خاص انداز میں اے آئی کے ذریعہ بناتے ہیں جس سے دیکھنے والا کئی بار غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اے آئی کے ذریعے کسی شخصیت کے ساتھ اپنی تصویر اس انداز میں بنا کر سوشل میڈیا پر لگانا کہ دیکھنے والا غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے یہ دھوکہ کی وجہ سے ممنوع ہے اور اس میں ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جس شخصیت کی تصویر لگائی ہے اس کی اجازت کے بغیر ایسا کرنا اس کی دل آزاری کا سبب بھی بن سکتا ہے کہ ہر شخصیت ہر ایک کے ساتھ اپنی تصویر ہونا پسند نہیں کرتا لہذا اس سے بچنا ضروری ہے۔ فیض القدیر میں ہے: "والغش سترحال الشئی" ترجمہ: دھوکہ کسی چیز کی اصلی حالت چھپانے کو کہتے ہیں۔

(فیض القدیر، حرف المیم، جلد6، صفحہ 185، المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر)

محیط برہانی میں ہے: "والغدر حرام" یعنی: دھوکہ حرام ہے۔

(محیط برہانی، کتاب الخراج، الفصل الثامن فی المتفرقات، جلد2، صفحہ 363، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

12 ربیع الثانی 1447ھ / 06 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2711

آڈر دے کر چیز لینے نہ آئے تو

سائل: سلمان شجاعت

سوال: بعض اوقات کوئی شخص آڈر پر چیز بنواتا ہے مگر پھر واپس لینے نہیں آتا تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آڈر پر بنوائی جانے والی چیز چونکہ کسٹمر کی ملکیت نہیں ہوتی بلکہ چیز کے مالک ہی کی ملکیت ہوتی ہے لہذا اگر کوئی آڈر دے کر واپس نہ آئے تو آپ اس کو کہیں اور بیچ سکتے ہیں البتہ جو بیعانہ لیا ہے وہ کسٹمر کو واپس کرنا ہو گا اور اگر وہ چیز بیچنے کے بعد واپس آجاتا ہے تو اب چونکہ اس کا حق آپ کے ذمہ ہے لہذا اس کو دوسرا بنا کر دے دیا جائے۔ بہار شریعت میں ہے: ”جو چیز فرمائش کی بنائی گئی وہ بنوانے والے کے لیے متعین نہیں جب وہ پسند کرلے تو اُس کی ہو گی اور اگر کاریگر نے اُس کے دکھانے سے پہلے ہی بیچ ڈالی تو بیع صحیح ہے۔“

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ 808)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 ربیع الثانی 1447ھ / 05 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2732

جتنا مال بکواؤ گے اتنے تحائف

سائل: اکرام مدنی

سوال: پینٹ کے کام میں ہم پینٹر کو یہ آفر کرتے ہیں کہ ہمارے دکان سے جتنا مال لوگے اس کے حساب سے ہم آپ کو تحائف دیں گے ایسا کرنا کیسا؟ پینٹر پابند ہوتا ہے کہ وہ جہاں کام پکڑے گا پینٹ ہماری دکان سے ہی لے گا اور ہماری مارکیٹ میں عموما پینٹر ہی پینٹ لینے آتے ہیں اصل مالک شاذونادر ہی آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت رشوت کی وجہ سے ناجائز ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ آپ کا پینٹر کو مال کی زیادہ خریداری کروانے پر انعام دینا اپنا کام نکلوانے کے لئے کچھ دینا ہے اور اسی کو رشوت کہتے ہیں اور رشوت کا لین دین حرام ہے، ہاں! اگر پینٹر پابند نہ ہو اور وہ مالک کو کسی دکان پر لے جا کر اچھی کوالٹی کا پینٹ دلائے اور دکاندار سے پہلے سے عرف کے مطابق کمیشن طے کرلے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "رشوت لینا مطلقا حرام ہے۔ کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے رشوت ہے، یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 597)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1447ھ / 14 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2731

پینٹ کے ٹوکن میں رقم کی جگہ گفٹ

سائل: اکرام مدنی

سوال: پینٹ کے ڈبوں میں کمپنی کی طرف سے ٹوکن نکلتا ہے جو ہم پینٹر کو ٹوکن سمیت دیتے ہیں اب ہم چاہتے ہیں کہ کمپنی کی طرف سے اس ٹوکن کی جو رقم ہم ملے وہ ہم کچھ پینٹر کو دیں اور باقی اس کی جگہ اس کو گفٹ دے دیں مثلا 500 کا ٹوکن ہے تو ہم پینٹر کو 400 دیں اور 100 روپے کے حساب سے کوئی گفٹ دے دیں ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شرعی اعتبار سے ایسا کرنا درست نہیں۔ مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ ٹوکن کے عوض جو انعام کمپنی آپ کو دیتی ہے آپ نے اپنا وہ حق اس کو منتقل کر دیا جس نے آپ سے پینٹ کا ڈبہ خریدا، اب کمپنی آپ کو جو رقم دے گی وہ آپ پوری اپنے کسٹمر کو دینے کے پابند ہیں لہذا اس میں سے کچھ رقم اپنے پاس رکھ لینا خیانت ہے اور پھر اس کو اپنی طرف سے بطور تحفہ دینا دھوکہ ہے البتہ یہ یاد رہے کہ اس انعام کا حقدار پینٹر نہیں بلکہ پینٹ کے ڈبے کا مالک ہے لہذا رقم بھی اسی کو دی جائے گی۔ بہار شریعت میں ہے: "مال متقوم محترم منقول سے جائز قبضہ کو ہٹا کر ناجائز قبضہ کرنا غصب ہے جبکہ یہ قبضہ خفیۃً نہ ہو۔۔۔ بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ اگرچہ وہ غصب نہیں ہیں مگر ان میں غصب کا حکم جاری ہوتا ہے یعنی ضمان کا حکم دیا جاتا ہے اس وجہ سے ان کو بھی غصب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً مودَع نے ودیعت سے انکار کر دیا" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 209)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

20 ربیع الثانی 1447ھ / 14 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2736

سائل: محمد یوسف

وقت سے پہلے پے مینٹ کی توڈسکاؤنٹ

سوال: کمپنی نے ہمیں ایک آفر کی ہے کہ یہ مال آپ اتنی مثلا دس لاکھ کے عوض ادھار پر لے لیں اور اگر آپ نے دسمبر سے پہلے پوری پے مینٹ کی تو ہم آپ کو اس پر 2 لاکھ کا ڈسکاؤنٹ دے دیں گے ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں ڈسکاؤنٹ نہ صرف جائز بلکہ کمپنی پر واجب ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ بائع نے اگر ادھار پر مال بیچا اور ثمن کی ادائیگی کے لئے وقت مقرر کر دیا ہو اور مشتری اس مقررہ مدت سے پہلے ثمن ادا کر دے تو مدت کی وجہ سے بائع نے جو نفع مقرر کیا تھا اس کو ثمن کی مکمل مدت پر تقسیم کریں اور ثمن کی ادائیگی پر جتنے دن گزرے ہیں فقط اتنا ہی نفع ملے گا یعنی بقیہ نفع ساقط ہو جائے گا اور بائع کو باقی نفع لینا جائز نہیں ہو گا۔ مثال کے طور پر بائع نے بارہ مہینے کے ادھار پر کوئی چیز بیچی جس میں اس کا نفع 1 لاکھ روپے تھا اور مشتری 9 ماہ میں وہ رقم ادا کر دے تو اب بائع 75000 نفع لے سکتا ہے 25000 ساقط ہو جائے گا، اگر مشتری 6 ماہ میں پیسے دے دے تو اب بائع 50000 کا حقدار ہو گا اور باقی ساقط ہو جائے گا۔ در مختار میں ہے: "قضى المديون الدين المؤجل قبل الحلول۔۔۔۔ لا يأخذ من المرابحة التي جرت بينهما الا بقدر ما مضى من الايام" یعنی: مدیون نے دین موجل کی ادائیگی مدت پوری ہونے سے پہلے کر دی تو دائن اس نفع کے حساب سے دین نہیں لے سکتا جو ان کے درمیان طے ہوا تھا بلکہ جو ایام گزرے ہیں صرف اسی قدر نفع لے گا۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: "صورته اشترى شيئا بعشرة نقدا وباعه الآخر بعشرين الى اجل هو عشرة اشهر، فاذا قضاه بعد تمام خمسة۔۔۔ يأخذ خمسة ويترك خمسة" یعنی: اس کی صورت یہ ہے کہ کسی نے کوئی چیز دس میں نقد خریدی اور کسی اور کو بیس میں دس مہینے کے ادھار پر بیچ دی، تو مشتری اگر پانچ مہینے کے بعد ہی ثمن ادا کر دے تو (نفع) میں سے پانچ لے گا اور پانچ چھوڑ دے گا۔ (الدر المختار مع الرد المحتار، جلد 10، کتاب الخنثی، صفحہ 524، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

26 ربیع الثانی 1447ھ / 20 اکتوبر 2025ء

قرض دے کر واپسی میں سروس چارجز کے نام پر اضافہ

فتوی نمبر: 2739

سائل: عبد المتین

سوال: ایک ادارہ ہے جو چھوٹے قرضے دیتا ہے مگر وہ کہتا ہے ہم سود نہیں لیتے لیکن اپنے ملازمین کی تنخواہ اور بلڈنگ کے کرایہ وغیرہ کی مد میں رقم اسی مقروض سے وصول کرتے ہیں جو قرض کے علاوہ ہوتی ہے تو ایسا قرض لینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ادارہ سروس چارجز یا تنخواہ و کرایہ وغیرہ کی مد میں جو قرض کے اوپر رقم لیتا ہے وہ قرض پر مشروط نفع ہی ہے جو کہ سود ہے کیونکہ قرض پر مشروط اضافہ کسی قسم کا ہو وہ سود ہی ہوتا ہے اور ادارے کا اس کو سروس چارجز یا کوئی اور نام دینا اس کو سود ہونے سے نہیں نکالے گا۔علامہ شامی لکھتے ہیں: ”إنه لا يحل له أن ينتفع بشیء منه بوجه من الوجوه وإن أذن له الراهن لأنه أذن له فی الربا لأنه يستوفی دينه كاملا فتبقى له المنفعة فضلا، فتكون ربا وهذا أمر عظيم“یعنی: بے شک قرض خواہ کے لئے مقروض کی کسی چیز سے نفع حاصل کرنا حلال نہیں اگرچہ راہن اس کو اجازت دے اس لئے راہن اسے سود کی اجازت دے رہا ہے۔وجہ یہ ہے کہ جب قرض خواہ اپنا قرض پورا وصول کرلے گا تو نفع اضافی بچے گا تو وہ سود ہوگا اور یہ بہت بڑی بات ہے۔

(رد المحتار، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، جلد 5، صفحہ 166، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

26ربیع الثانی 1447ھ/20اکتوبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

Fiqhi Masail Group

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2742

کرپٹو کرنسی میں حاصل ہونے والا نفع

سائل: فہد خان

سوال: زید نے کرپٹو ٹریڈنگ سے 100 ڈالر کمائے اور پھر زید کو پتا چلا کہ یہ ناجائز ہے تو اس نے وہ رقم اپنے دوست کو ہبہ کر دی کچھ عرصہ بعد زید کے دوست نے زید کو 90 ڈالر ہبہ کر دیے تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

زید کا دوست اگر شرعی فقیر تھا تو اس کو صدقہ کر دینا درست تھا لیکن اس سے صراحتاً یا دلالۃً واپسی کی شرط کرنا جائز نہیں لہذا زید کو چاہیے کہ وہ رقم اپنے دوست کو واپس کر دے ہاں اگر واپس دینا کسی طرح مشروط نہیں تھا اور دوست نے 90 ڈالر اس کو ہبہ کر دیے تو لے سکتا ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”یہی حکم سُود وغیرہ عقودِ فاسدہ کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداء (شرعی فقیر کو) تصدق کر دے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 551)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”ہزاروں روپے فضول خواہش یا دنیوی آسائش یا ظاہر آرائش میں اُٹھانے والے مصارف خیر میں ان حیلوں کی آڑ نہ لیں۔ متوسط الحال بھی ایسی ہی ضرورتوں کی غرض سے خالص خدا ہی کے کام صرف کرنے کے لیے ان طریقوں پر اقدام کریں نہ یہ کہ معاذ اللہ اُن کے ذریعہ سے ادائے زکوۃ کا نام کر کے روپیہ اپنے خُرد بُرد میں لائیں کہ یہ امر مقاصد شرع کے بالکل خلاف اور اس میں ایجاب زکوۃ کی حکمتوں کا یکسر ابطال ہے تو گویا اس کا برتنا اپنے رب عزوجل کو فریب دینا ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 113)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 ربیع الثانی 1447ھ / 22 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2745

شادی پر مردوں کا لڈی ڈالنا

سائل: احسن قادری

سوال: مردوں کا شادی پر لڈی ڈالنا کیسا جبکہ میوزک نہ ہو اور لڈی کی ایک قسم چھڑیوں کے ساتھ ہوتی وہ کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

لڈی چاہے مرد ڈالے یا عورت، میوزک کے ساتھ ہو یا بغیر میوزک، بغیر چھڑیوں کے ہو یا چھڑیوں کے ساتھ؛ بہر صورت لہو لعب، ناجائز و گناہ ہے کیونکہ لڈی میں تالیاں بھی بجائی جاتی ہیں جو کہ ناجائز ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ ایک مخصوص حرکت کے ساتھ کی جاتی ہے جو کہ ڈانس کی شکل اختیار کر جاتی ہے اور ڈانس خود ناجائز و حرام ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "رہا رقص اگر اس سے یہ متعارف ناچ مراد ہو تو مطلقاً ناجائز ہے زنان فواحش کا ناچ ہے اور متصوفہ زمانہ سے بھی بعید نہیں بلکہ معہود و معلوم و مشہور ہے، جب تو بنصوص قطعیہ قرآنیہ حرام ہے" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ152)

بہار شریعت میں ہے: "ناچنا، تالی بجانا، ستار، ایک تارہ، دو تارہ، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا، اسی طرح دوسرے قسم کے باجے سب ناجائز ہیں۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ511)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الاولی 1447ھ / 24 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2751

سائل: سکندر حسن

(Eobi) ای او بی آئی کی پنشن

سوال: ای او بی آئی کی پنشن لینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ای او بی آئی حکومت کا سوشل سیکیورٹی سسٹم ہے جو نجی اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے بعد مالی مدد فراہم کرتا ہے۔ بعض اداروں میں ملازم کی سیلری میں سے کچھ فیصد کاٹ کر ای او بی آئی میں جمع کروائی جاتی ہے اور کچھ رقم ادارہ اپنی جانب سے جمع کرواتا ہے، اس صورت میں ملازم کا اپنی اصل رقم اور ادارے کی طرف سے جمع کروائی گئی رقم بطور پنشن لینا جائز ہے مگر ای او بی آئی کی طرف سے اضافی رقم لینا جائز نہیں کہ یہ قرض پر مشروط نفع ہے جو کہ سود ہے۔ بعض جگہوں پر ادارہ اپنے ملازم سے تو رقم نہیں لیتا مگر ملازم کی طرف سے خود جمع کرواتا ہے، یہاں پر بھی وہ رقم جو ملازم کے ادرے نے جمع کروائی ہے وہ لی جا سکتی ہے اس پر ملنے والا اضافہ سود ہے لہذا وہ نہیں لے سکتے۔

Ministry of Overseas Pakistanis and Human Resource Development Government of Pakistan کی ویب سائٹ پر ہے:

Contribution shall be payable every month by the employer to the Institution in respect of every person in his insurable employment, at the rate of six percent of minimum wages as notified by the Federal Government i.e. five percent to be contribution by the employer and one percent to be deducted from the employees' salaries. "

https://ophrd.gov.pk/Detail/OGI0NzE3NGEtMzllOS00NjUwLTgzYjgtM2QwNzY4OGNkZWYy

بعض صورتوں میں تاحیات پینشن ملنے سے متعلق ای او بی آئی کی ویب سائٹ پر ہے: "البتہ اگر معذوری پانچ سال تک برقرار رہے یا پنشن کی عمر کو پہنچنے تک بھی کسی ملازم کی معذوری قائم رہے تب معذوری پنشن کے قواعد کے مطابق تاحیات ضعیف العمری پنشن میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ "پسماندگان پنشن: یہ رجسٹر شدہ ملازم کی وفات کی صورت میں جب وہ قابل بیمہ ملازمت پر ہو اور اس نے ملازمت میں کم از کم 36 ماہ پورے کر لیے ہوں تو ملازم کی شریک حیات کو تاحیات پنشن ملے گی۔ http://www.eobi.gov.pk/faq.html

حدیث میں قرض پر مشروط نفع سے متعلق ہے: " كل قرض جر منفعة فهو ربا "ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لے کر آئے سود ہے۔ (نصب الرایہ، جلد 4، صفحہ 60، موسسۃ الریان)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

02 جمادی الاولی 1447ھ / 25 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2753

فری لانسر کا یوٹیوبرز کو ویڈیو ایڈٹ کر کے دینا

سائل: عبد الغنی

سوال: میں فری لانسر ہوں اور یوٹیوبرز کو ویڈیو ایڈٹ کر کے دیتا ہوں وہ یوٹیوب پر ڈال کر اس سے آمدنی کرتے ہیں تو میرا ان کو ایڈٹ کر کے دینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آپ اگر جائز طریقہ سے جائز مواد پر مشتمل جائز ایڈیٹنگ کر کے دیتے ہیں تو آپ کی آمدنی حلال ہے، اب اگر کوئی یوٹیوبر اس کو یوٹیوب پر ڈال کر آمدنی کرے تو یہ اس کا اپنا فعل ہے، اس کا گناہ اسی کو ہو گا آپ اس سے بری الذمہ ہیں جب کہ آپ کی نیت اس آمدنی میں اس کا تعاون کرنے کی نہ ہو۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وہ ملازمت فی نفسہ امر جائز کی ہو مگر تنخواہ دینے والا وہ جس کے پاس مال حرام آتا ہے، اس صورت کا حکم یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ جو کچھ اسے تنخواہ میں دیا جارہا ہے، بعینہ مال حرام ہے نہ بدلا نہ مخلوط ہوا نہ مستہلک ہوا تو اس کا لینا حرام ہے ورنہ جائز۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 515)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 جمادی الاولی 1447ھ / 27 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2759

ایک کا مال ایک جگہ دونوں مال کے نفع میں شریک

سائل: یوسف لاکھانی

سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ میں مال بناتا ہوں آپ مجھے اپنی دکان دے دو میں کرایہ نہیں بھروں گا مگر مجھے اپنے کاروبار میں جو نفع ہو گا اس میں سے کچھ پرسنٹ آپ کو دے دوں گا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی صورت ناجائز ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ چونکہ آپ مال میں شریک نہیں لہذا اس میں ہونے والے نفع میں آپ کی شرکت درست نہیں کیونکہ شرکت کے لئے ضروری ہے کہ دونوں کا سرمایہ ہو یا ایک کا سرمایہ ہو اور دوسرے کا کام اور معلوم کی گئی صورت میں یہ دونوں چیزیں نہیں پائی جارہیں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یا تو آپ دکان کرایہ پر دے دیں یا پھر دونوں سرمایہ ملا کر کام کریں اور نفع باہمی مشاورت سے طے کرلیں لیکن یاد رہے چلتے کاروبار میں شریک نہیں ہو سکتی۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "شرکت ایک عقد ہے جس کا مقتضی دونوں شریکوں کا اصل و نفع دونوں میں اشتراک ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 371)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

06 جمادی الاولی 1447ھ / 29 اکتوبر 2025ء

کاروبار میں ڈسکاؤنٹ لینے کے لئے کسی کے پیسے لگوانا

فتوی نمبر:2758

سائل: محمد یوسف

سوال: مجھے سیلر نے کہا کہ آپ وقت سے اتنا پہلے پے مینٹ کر دیں تو آپ کا جو ڈسکاؤنٹ بنتا ہے وہ دے دیں گے اب میرے پاس رقم نہیں اگر میں کسی اور سے لے کر پے مینٹ کر دوں اور جو ڈسکاؤنٹ ملے اس میں سے اس کو کچھ پرسنٹ دے دوں جس سے پیسے لیے تو ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت ناجائز اور سود پر مشتمل ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ آپ جس سے پیسے لے کر اپنی پے مینٹ کریں گے وہ آپ کے اوپر قرض ہے اور آپ جو ڈسکاؤنٹ میں سے اسے کچھ دیں گے یہ قرض پر مشروط نفع ہے جو کہ سود ہے اور سود کا لین دین حرام ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کو لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔" (مسلم، کتاب المساقاۃ، جلد3، صفحہ 1219، حدیث 1598، دار احیاء التراث)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 جمادی الاولی 1447ھ / 28 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2765

مال خریدنے پر انعامی اسکیم

سائل: حنیف

سوال: میں ایک ہول سیلر ہوں میں یہ اسکیم نکالنا چاہتا ہوں کہ مثلا 10 بندے 1 1 کروڑ کا سامان خریدیں تو ان کو قرعہ اندازی میں شامل کیا جائے گا اور ہر ایک کو تحفہ ملے گا مگر کسی کو زیادہ کسی کو کم اس میں کسی سے کوئی اضافی پیسے نہیں لیتے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی اسکیم شرعا جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں کہ یہ آپ کی طرف سے اپنے کسٹمرز کو انعام دینا ہے اور یہ آپ کی مرضی ہے کسی کو کم دیں کسی کو زیادہ اور 1 کروڑ کی خریداری کرنے پر قرعہ اندازی میں شریک کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: "ایک وہ انعام ہوتا ہے جو پروڈکٹ کی فروخت پر لگایا ہوتا ہے کہ آپ اتنی پروڈکٹس فروخت کریں گے تو آپ کو یہ انعام ملے گا، یہ بھی جائز ہے۔" (ماہنامہ فیضان مدینہ، شوال، 1441)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 جمادی الاولی 1447ھ / 03 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2761

گاڑی کو نقصان پہنچانے والے سے تاوان

سائل: شاہزیب اسلم

سوال: میری گاڑی کو ایک رکشے والے نے ٹکڑ ماردی اور وہ اقرار بھی کرتا ہے کہ غلطی اس کی تھی میں اس کو ڈینٹر کے پاس لے آیا جو اس نے خرچہ بتایا وہ میں نے اس رکشے والے سے لے لیا کیا میں نے کچھ غلط کیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر غلطی رکشے والے کی تھی اور وہ اقرار بھی کر رہا ہے تو جتنے میں نقصان پورا ہوتا ہے اتنا تاوان اس سے لینا جائز ہے، شرعا آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ عالمگیری میں ہے: ”كل ما كان مؤلفا فنقض تأليفه ينظر إن أمكنه إعادته إلى ما كان يؤمر الناقض بالإعادة وإن لم يمكن إعادته إلى ما كان ضمن قيمته صحيحا مؤلفا وسلم المنقوض له كذا في محيط السرخسي “یعنی: ہر وہ چیز جو جوڑی ہوئی ہو، اگر کسی نے اسے توڑدیا، تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس کو اپنی پہلی حالت پر دوبارہ لوٹانا ممکن ہو تو توڑنے والے کو حکم دیا جائے گا کہ اسے دوبارہ پہلے جیسا کر دے۔ اور اگر اس کو اپنی پہلی حالت پر واپس لانا ممکن نہ ہو تو وہ شخص اس کی صحیح سالم جوڑی ہوئی حالت کی قیمت کا ضامن ہو گا، اور وہ ٹوٹی ہوئی چیز مالک کو واپس دے گا، ایسا ہی محیط سرخسی میں ہے۔

(عالمگیری، کتاب الغصب، الباب الثالث فیما لایجب الضمان باستھلاکہ، جلد 5، صفحہ 128)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

06 جمادی الاولی 1447ھ / 29 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2767

Customized Product پر ایڈوانس پے مینٹ

سائل: بنت امیر

سوال: کسٹمر ہم سے اپنی پسند کا کیک بنواتے ہیں اس کو customized cake کہا جاتا ہے تو کیا اس پر ہم پیشگی ساری پے مینٹ پہلے لے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آڈر پر چیز بنوانے کو استصناع کہتے ہیں اور اس میں مکمل پے مینٹ پہلے لے لینا جائز ہے۔ درر الحکام میں ہے: ”لا یلزم فی الاستصناع دفع الثمن حالا أی وقت العقد ای لا یلزم فیه تعجیل الدفع۔۔ فکما یکون الاستصناع صحیحا بالتعجیل یکون صحیحا بتأجیل بعض الثمن، أو کله “یعنی: استصناع میں فورا عقد کے وقت ساری پے مینٹ کرنا ضروری نہیں یعنی ایڈوانس دینا اس میں لازم نہیں تو جس طرح ساری پے مینٹ پہلے دے دینے سے استصناع صحیح ہے اسی طرح کچھ یا سارا بعد میں دینا بھی صحیح ہے۔

(درر الحکام شرح مجلة الاحکام، الفصل الرابع فی بیان الاستصناع، جلد 1، صفحہ 424، دار الجیل)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

12 جمادی الاولی 1447ھ / 04 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2766

Free giveaway

سائل: بنت امیر

سوال: کوئی چیز خریدتے ہوئے کسی پراڈکٹ میں free giveaway ہوتا ہے اس میں حصہ لینا کیسا اور اپنے کسٹمر کو یہ دینا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

Free giveaway سے مراد یہ ہوتا ہے کہ مختلف کمپنیاں اپنے پراڈکٹ کے ساتھ چھوٹے موٹے انعامات دیتی ہیں مثلاً کیپ، پین، اسٹیشنری، کپ وغیرہ تو اگر پراڈکٹ کی قیمت کے علاوہ قرعہ اندازی کے لئے مزید کوئی اضافی رقم نہیں لی جاتی تو اس طرح کی پراڈکٹ خریدنا، ان کی انعامی قرعہ اندازی میں شامل ہونا اور انعام لینا سب جائز ہے، اسی طرح کمپنیوں کا یہ انعام دینا بھی جائز ہے۔ مرشد الحیران میں ہے: "الھبۃ تملیک العین بلا عوض وقد تکون بعوض" یعنی: تحفہ کہتے ہیں عین کا بغیر عوض مالک بنانا اور کبھی کبھی یہ عوض کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ (مرشد الحیران، الکتاب الثانی فی اسباب الملک، الفصل الثانی فی الھبۃ، صفحہ 14، المطبعۃ الکبری)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

12 جمادی الاولی 1447ھ / 04 نومبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

Fiqhi Masail Group

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2768

آن لائن خریداری میں پہلے پے مینٹ دینا

سائل: احمد سلیم

سوال: ہم آن لائن چیزیں منگواتے ہیں تو پے مینٹ پہلے کر دیتے ہیں اس میں کوئی مسئلہ تو نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

آن لائن ایڈوانس پے مینٹ کرنے میں شرعا کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ عموما بیع تعاطی ہوتی ہے، اس میں اگر رقم پہلے بھی دے دی جائے تو حرج نہیں کہ یہ قرض پر مشروط نفع نہیں بلکہ جیسے ہی ایڈوانس پے مینٹ کی جاتی ہے تو ہمارا آڈر کنفرم ہو جاتا ہے اور چیز بھیج دی جاتی ہے اور جب چیز ہم وصول کرلیتے ہیں تو بیع تام ہو جاتی ہے۔ فتاوی رضویہ میں ایک شخص کے بارے میں سوال ہوا جس نے ایڈوانس پے مینٹ لے کر شیشیاں دکان پر رکھی اور جب عمرو لینے آیا اس میں کچھ ٹوٹی ہوئی تھیں، اس کے بارے میں فرمایا: "سائل مظہر کہ اس وقت بیع نہ ہوئی تھی بلکہ عمرو نے اس سے شیشیاں مانگیں اس کے پاس نہ تھیں اس نے خرید کر دینا کہا اور قیمت فیصل کرلی کہ جس بھاؤ کو خریدوں گا فی صدی دو آنے کے نفع پر تجھے دوں گا۔ عمرو نے اسے پیشگی روپے دے دئے یہ صورت بیع کی نہ ہوئی صرف ایک وعدہ قرار داد ہوا اور اگر ایجاب وقبول ہو بھی جاتا تاہم باطل تھی کہ شیشیاں زید کے پاس نہ تھیں اور جو چیز ہنوز اپنی ملک ہی میں نہیں بیع سلم کے سوا اس کا بیچنا باطل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 155)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

12 جمادی الاولی 1447ھ / 04 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2770

کیش میں عقد ہونے کے بعد پے مینٹ ادھار کر دینا

سائل: محمد اقبال

سوال: ہم لوگ ہول سیل میں نقد اور ادھار کپڑا بیچتے ہیں اور ہمارے ریٹ طے ہیں مثلاً نقد 100 روپے تین ماہ کے ادھار پر 105 اور چھ ماہ کے ادھار پر 110 اور ہمارے گاہک مال منگوانے سے پہلے ہی طے کرلیتے ہیں کہ نقد لے رہے ہیں یا ادھار لیکن کبھی ایسا ہوجاتا ہے کہ جب ہمارا مال گاہک کے شہر پہنچتا ہے تو ابھی اسی کے پاس موجود ہوتا ہے تو مجبوری یا کسی وجہ سے مال کیش جو منگوایا تھا اس کو تین ماہ کے ادھار پر اس کے دام کے مطابق سودا کرلیں شرعا اس پر کیا حکم ہے کیا سودا کینسل کرنا ہوگا اور پھر قبضہ واپس لے کر پھر اسے دینا ہوگا یا فون پر سودا کینسل کرکے قبضہ دے دیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں پے مینٹ کی ادائیگی کے لئے میعاد مقرر کردینا تو جائز ہے مگر اس کے لئے دام بڑھا دینا سود ہے کہ یہ مدت بڑھانے کا عوض ہے لہذا وہ اگر کیش پے مینٹ نہیں کرسکتے تو اب مدت بڑھانے کے ساتھ دام زیادہ کرنا جائز نہیں، اب آپ دام زیادہ لینا چاہتے ہیں تو فون پر بھی سودا پہلے والے ریٹ پر کینسل کرسکتے ہیں اور پھر نئی مدت اور ریٹ کے ساتھ دوبارہ سودا کرسکتے ہیں۔ النتف فی الفتاوی میں ہے: "ان یبیع رجلا متاعا بالنسیئۃ فلما حل الاجل طالبہ رب الدین فقال المدیون زدنی فی الاجل ازدک فی الدراھم ففعل فان ذلک ربا" یعنی: کسی نے چیز ادھار بیچی پھر جب مدت پوری ہوئی تو قرض خواہ نے مقروض سے مطالبہ کیا تو مقروض نے کہا مدت بڑھا دو میں پیسے بڑھاتا ہوں تو اگر اس نے ایسا کردیا تو یہ سود ہے۔

(النتف فی الفتاوی، کتاب الولاء، الربا فی الدین، صفحہ 296، مکتبہ حقانیہ)

بہار شریعت میں ہے: "دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا ہے اس کے اٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 734)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

15 جمادی الاولی 1447ھ / 07 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2771

خارج مسجد حجرے میں درس نظامی کی ٹیوشن

سائل: نقیب مدنی

سوال: امام کا حجرہ اگر خارج مسجد ہو تو وہاں درس نظامی اجرت پر پڑھانا کیسا؟ اس کے پڑھانے کے لئے الگ سے لائٹ پنکھے بھی نہیں استعمال ہوتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں دی گئی تفصیل کے مطابق امام کا خارج مسجد حجرے میں اجرت پر درس نظامی پڑھانا بالکل جائز ہے اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں کہ عین مسجد میں ذاتی طور پر اجرت لے کر پڑھانا پیشہ اختیار کرنے کی وجہ سے منع ہے کہ یہ دنیاوی کام ہے اور احترام مسجد کے خلاف ہے اور یہاں چونکہ اضافی بجلی بھی استعمال نہیں ہو رہی لہذا ممانعت کی کوئی وجہ نہیں۔ مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”آج کل پڑھانے والے عموماً اجرت لے کر ہی پڑھاتے ہیں جب کہ اجرت لے کر مسجد میں پڑھانا جائز نہیں اس لئے اجرت پر تعلیم دینا دنیاوی کام ہے مسجد دنیاوی کاموں کے لئے نہیں۔“ (فتاوی فقیہ ملت، جلد2، صفحہ 159، شبیر برادرز)

حبیب الفتاوی میں خارج مسجد حجرے میں رہائش اختیار کرنے سے متعلق ہے: ”اگر مسجد کے حجرہ کا دروازہ مسجد میں نہ ہو بلکہ خارج مسجد سے حجرہ کا راستہ ہو تو ایسے حجرے میں امام کا مع اہل و عیال رہنا احترام مسجد کے منافی نہیں۔“

(حبیب الفتاوی، جلد1، صفحہ 333، شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

15 جمادی الاولی 1447ھ / 07 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2779

شراب کی بوتلیں دھونے کی نوکری

سائل: ساجد

سوال: میں جرمنی میں رہتا ہوں یہاں ایک کمپنی میں پارٹ ٹائم جاب مل رہی ہے جس میں شراب کی بوتلیں دھونی پڑتی ہیں پھر ان کو آگے پر اسس کے لئے بھیجا جاتا ہے وہاں کام کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شراب کی بوتلیں دھونے کی نوکری کرنا جائز ہے کہ یہ ناجائز کام کے لئے متعین نہیں نہ ہی یہ براہ راست حرام میں معاونت ہے۔ جد الممتار میں ہے: " ان الشئی اذا صلح فی حد ذاتہ لان یستعمل فی معصیۃ و فی غیرھا و لم یتعین للمعصیۃ فلم یکن اعانۃ علیھا لاحتِمال ان یستعمل فی غیر المعصیۃ و انما یتعین بقصد القاصدین و الشك لا یؤثر "یعنی: بیشک جب چیز اپنی ذات میں معصیت اور غیر معصیت میں استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو اور گناہ کے لیے متعین نہ ہو تو یہ معصیت پر مدد نہیں ہے غیر معصیت میں استعمال ہونے کے احتمال کی وجہ سے اور تعین تو محض ارادہ کرنے والوں کے ارادے سے ہوتا ہے اور شک کی کوئی تاثیر نہیں۔" (جد الممتار، جلد7، صفحہ 75,76)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

20 جمادی الاولی 1447ھ / 12 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2774

قرض دار قادر ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرے

سائل: مدنی رضا

سوال: میں نے ایک شخص کو کھجوریں 4 ماہ کی پے مینٹ پر بیچیں اب 2 سال ہونے والے ہیں کافی پے مینٹ باقی ہے کئی مرتبہ بیٹھک میں ہفتہ وار ادائیگی کا طے ہوا مگر پھر بھی ادائیگی نہیں ہوئی حالانکہ ان کا اپنا کاروبار چل رہا ہے انہی صاحب کا ایک ہوٹل ہے جہاں سے میں اکثر لنگر بنواتا ہوں میرے پاس رمضان میں لنگر کے کچھ آڈرز آئیں گے کیا میں اپنی باقی رقم ان کو بغیر بتائے اس میں ایڈجیسٹ کرواسکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر مقروض واقعی ادائیگی پر قادر ہے اور جان کر تاخیر کرتا ہے اور سب کچھ طے ہونے کے باوجود بھی مکر جاتا ہے تو اب آپ اپنے قرض کی وصولی پر جس طرح بھی قادر ہو جائیں وصولی کر سکتے ہیں لہذا اگر آپ اس قرض دار سے لنگر کے پیسوں میں قرض ایڈجیسٹ کرواتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:"علامہ حموی سے منقول ہے انہوں نے علامہ مقدسی سے انہوں نے اپنے دادا جمال اشقر سے انہوں نے امام اخصب سے نقل کیا انہوں نے شرح قدوری میں کہا کہ تحقیق غیر جنس سے حق لینے کا عدم جواز ان کے زمانے میں تھا حقوق میں ان کی پاسداری کی وجہ سے جبکہ آج کل فتوی جواز پر ہے جب کسی بھی مال سے لینے پر قادر ہو خصوصا ہمارے شہروں میں بسبب ان کی دائمی نافرمانی کے۔" (فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ315)

بہار شریعت میں ہے:"وکیل بائع سے ایک چیز خریدی اور مشتری کا دَین موکل یا وکیل یا دونوں کے ذمہ ہے چاہتا یہ ہے کہ دام نہ دینا پڑے بقایا میں مجرا کر دیا جائے اگر موکل کے ذمہ دَین ہے تو محض عقد کرنے ہی سے مقاصہ یعنی ادلا بدلا ہو گیا اور اگر وکیل و موکل دونوں کے ذمہ ہے تو موکل کے دَین کے مقابلہ میں مقاصہ ہو گا وکیل کے نہیں اور تنہا وکیل پر دَین ہو تو اس سے بھی مقاصہ ہو جائے گا مگر وکیل پر لازم ہو گا کہ اپنے پاس سے موکل کو ثمن ادا کرے۔"

(بہار شریعت، جلد2، حصہ12، صفحہ980)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 جمادی الاولی 1447ھ / 09 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2778

مکی ماؤس Mickey Mouse کا پرنٹ

سائل: سارہ ذیشان

سوال: کیا مکی ماؤس کا پرنٹ نکال سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو تصویر جاندار کی حکایت نہ کرتی ہو اس کا پرنٹ نکالنا جائز ہے کہ یہ حقیقت میں وہ تصویر نہیں جس کی ممانعت ہے، مکی ماؤس ایسا کارٹون ہے جو ذی روح کی حکایت نہیں کرتا لہذا اس کا پرنٹ نکالنا جائز ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”تصویر کسی طرح استیعاب مابہ الحیاۃ نہیں ہو سکتی فقط فرق حکایت و فہم ناظر کا ہے اگر اس کی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہے تو وہ تصویر ذی روح کی ہے اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اس کے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں میت و بے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ 587)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 جمادی الاولی 1447ھ / 09 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2781

علیزہ نام رکھنا

سائل: عقیل رضوی

سوال: علیزہ نام رکھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

علیزہ نام رکھنا درست نہیں کیونکہ یہ علز سے بنا ہے جس کا معنی ہے بے چین یا خوف زدہ، لہذا اس کے بجائے صحابیات کے نام پر نام رکھے جائیں۔ مصباح اللغات میں ہے: "علز: بے چین ہونا۔"

(مصباح اللغات عربی اردو، صفحہ 547، اردو بازار لاہور)

القاموس المحیط میں ہے: "العلز، محرکۃ: قلق و خفۃ" یعنی: علز کا مطلب بے چینی اور خوف زدہ ہونا۔

(القاموس المحیط، صفحہ 1131، دار الحدیث)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 جمادی الاولی 1447ھ / 16 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2783

سونے چاندی میں مضاربت کی اور نفع ہوا

سائل: غلام مصطفی

سوال: اگر کسی نے سونے یا چاندی میں مضاربت کرلی اور اس میں نفع بھی ہوا اور وہ تقسیم بھی ہو تو اب کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ مسئلہ یاد رکھیں کہ موجودہ دور میں سونا یا چاندی کو مضاربت میں راس المال نہیں بنایا جاسکتا کیونکہ فی زمانہ ان کو بطور ثمن استعمال نہیں کیا جاتا اور مضاربت میں راس المال کا ثمن ہونا شرط ہے، اب اگر کسی نے سونے یا چاندی سے مضاربت کی تو مضاربت فاسد ہو جائے گی اور مضاربت جب فاسد ہو جائے تو وہ اجارہ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے یعنی مضارب (active partner) کو طے شدہ نفع نہیں بلکہ اجرت مثل (اس طرح کے کام کی مارکیٹ میں جو اجرت دی جاتی ہے) ملے گی جو طے شدہ نفع سے کم ہونا ضروری ہے، لہذا معلوم کی گئی صورت میں اگر مضارب کو نفع میں سے اجرت مثل سے زیادہ دیا جا چکا ہے تو وہ رب المال (sleeping partner) کو واپس کیا جائے گا اور اگر کم دیا ہے تو مضارب کو بقیہ اجرت مثل دی جائے گی۔ بدائع الصنائع میں ہے: "والأمر فيه موكول إلى التعامل، فإن كان الناس يتعاملون به، فهو بمنزلة الدراهم والدنانير، فتجوز المضاربة به، وإن كانوا لا يتعاملون به فهو كالعروض، فلا تجوز المضاربة به" یعنی: اور سونے چاندی میں مضاربت کا معاملہ لوگوں کے تعامل پر موقوف ہے تو اگر لوگ سونے چاندی کو بطور ثمن استعمال کرتے ہیں تو یہ درہم و دینار کی طرح ہو گا اور مضاربت ان سے جائز ہو گی اور اگر نہیں کرتے جیسا کہ سامان تو ان سے مضاربت نہیں ہو سکتی۔ (بدائع، جلد 6، ص 82، دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: " مضاربت اگر فاسد ہو جاتی ہے تو اجارہ کی طرف منقلب ہو جاتی ہے یعنی اب مضارِب کو نفع جو مقرر ہوا ہے وہ نہیں ملے گا بلکہ اُجرتِ مِثل ملے گی چاہے نفع اس کام میں ہوا ہو یا نہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ یہ اُجرت اُس سے زیادہ نہ ہو جو مضارَبت کی صورت میں نفع ملتا۔"

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 4)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

24 جمادی الاولی 1447ھ / 16 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2786

لفافوں میں چیزیں ڈال کر لفافے بیچنا

سائل: احتشام عطاری

سوال: ہم ایک کام شروع کرنا چاہتے ہیں جس میں مختلف لفافے مختلف سائز کے ہوں گے ان کی مختلف قیمتیں ہوں گے اور مختلف قسم کا سامان ہو گا مگر اندر سامان کیا ہے یہ خریدار کو پتا نہیں ہو گا مگر اندر سامان کی لسٹ ہو گی اور تمام سامان کی الگ سے بھی فہرست ہو گی خریدار لفافہ خرید کر ان کو دیکھ سکتا ہے اور یہ کام آن لائن ہو گا یعنی لوگ آن لائن لفافے خریدیں گے یہ کام کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں ذکر کیا گیا طریقہ ناجائز ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ اس میں اصل بیچی جانے والی چیز لفافہ نہیں بلکہ لفافے میں موجود سامان ہے اور وہ مجہول ہے یعنی معلوم نہیں کہ اندر سے کیا نکلے گا اور خرید و فروخت کے جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جو چیز بیچی جا رہی ہے وہ ایسی واضح ہو کہ جھگڑے کی صورت پیدا نہ ہو اور اس میں جوئے کا پہلو بھی ہے کہ لفافہ جتنے کا خریدا، سامان اس سے کم کا بھی نکل سکتا ہے اور یہ جوا ہے۔ شامی میں ہے: " "لا یصح بیع ما لم یعلم جنسه اصلا ای: لا بوصف ولا باشارۃ" یعنی: اس چیز کی خرید و فروخت صحیح نہیں جس کی جنس اصلا معلوم نہ ہو نہ ہی وصف کے ساتھ نہ ہی اشارہ سے۔

(شامی، کتاب البیوع، باب خیار الرویۃ، جلد 4، صفحہ 593، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 جمادی الاولی 1447ھ / 17 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2784

Buzz Cutting

سائل: علی مجید

سوال: اسلام میں buzz cutting کا کیا حکم ہے؟ اس میں سائیڈوں سے بال چھوٹے کیے جاتے ہیں اور اوپر سے سائیڈوں سے کچھ بڑے رکھے جاتے ہیں اور اس میں مختلف ڈیزائن بھی ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

Buzz cutting شرعا جائز ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اس سے بچنا چاہیے۔ بہار شریعت میں ہے: " ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نہ پورے بال رکھتے ہیں نہ مونڈاتے ہیں بلکہ قینچی یا مشین سے بال کترواتے ہیں یہ ناجائز نہیں مگر افضل و بہتر وہی ہے کہ مونڈائے یا بال رکھے۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 588)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 جمادی الاولی 1447ھ / 17 نومبر 2025ء

سائل: احتشام عطاری

فتوی نمبر: 2785

خواتین کے لئے بائیک ڈرائیونگ ایپ

سوال: میں خواتین کے لئے بائیکیا ایپ بنانا چاہتا ہوں جس میں خواتین ہی بائیک چلائیں گی اور مسافر بھی خواتین ہوں گی ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورتوں کے لئے بائیک چلانا ممنوع ہے کیونکہ اس میں عورت کے اعضا کی ہیئت اور ابھار ظاہر ہوتا ہے اگرچہ عورت برقع میں ہو، لہذا عورتوں کے لئے ایسی ایپ بنانا بھی ممنوع ہے کیونکہ یہ ممنوع کام میں براہ راست تعاون ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔ (المائدہ:2)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 جمادی الاولی 1447ھ / 17 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2794

اسپاٹ ٹریڈنگ Spot Trading

سائل: ناصر منیر

سوال: اسپاٹ ٹریڈنگ کا کیا شرعی حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اسپاٹ ٹریڈنگ مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے جس میں اکثر ناجائز طریقہ ہی اختیار کیا جاتا ہے کیونکہ اسپاٹ ٹریڈنگ میں غیر منقولی اشیا مثلا سونا، چاندی اور دیگر اشیا خرید کر بغیر قبضہ کیے آگے بیچ دی جاتی ہیں جو کہ ناجائز ہے، اسی طرح اسپاٹ ٹریڈنگ میں عموما ڈیجیٹل کرنسی استعمال ہوتی ہے اور وہ بھی جائز نہیں، اسپاٹ ٹرینڈگ میں قبضہ کرنے کی سہولت ہوتی ہے نیز ڈالر کے ذریعے بھی خرید و فروخت ہوتی ہے لہذا اگر جائز اشیا ڈالر میں خرید کر اس پر قبضہ کرلیا جائے اور ڈالر میں ہی اس کو بیچا جائے تو پھر یہ ٹریڈنگ جائز ہے۔ الاختیار میں ہے: "ولا یجوز بیع المنقول قبل القبض" یعنی: منقولی کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز نہیں۔

(الاختیار، جلد 2، کتاب البیوع، باب شروط صحۃ البیع، صفحہ 8، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 جمادی الاولی 1447ھ / 18 نومبر 2025ء

متفرق

فتوی نمبر: 2722

کسی کے قرض کا ضامن انتقال کر جائے

سائل: فیاض حسین

سوال: والد نے اپنے بیٹے کا قرض اتارنے کا ذمہ لیا اور اب والد کا انتقال ہو گیا تو باقی قرض والد کی وراثت سے ادا کیا جائے گا یا بیٹا ادا کرے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

والد صاحب کفیل بالمال تھے اور کفیل بالمال کے انتقال سے کفالت باطل نہیں ہوتی اور ترکہ ہونے کی صورت میں کفیل کے مال سے وہ قرض ادا کیا جائے گا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جس کی کفالت لی گئی ہے ادائیگی سے وہ بری الذمہ ہو جائے بلکہ دین کی ادائیگی کا وقت پورا ہو چکا ہو تو اصیل یعنی جس کی کفالت لی گئی ہے اب وہ قرض واپس کرنے کا پابند ہے لیکن یہاں چونکہ اصیل بیٹا ہی ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا وراثت میں جو حصہ بنتا ہے اس میں سے اس قرض کی ادائیگی کر دے۔ بدائع الصنائع میں ہے: ”ولو کان الدین علی الاصیل مؤجلا الی سنۃ فکفل بہ مؤجلا الی سنۃ او مطلقا ثم ۔۔ مات الکفیل دون الاصیل، یحل الدین فی مال الکفیل وھو علی الاصیل الی اجلہ“ یعنی: اگر دین اصیل پر ایک سال کی مدت پر طے ہو پھر اس کی کفالت کسی نے ایک سال کی مدت پر یا مطلقا کر لی پھر کفیل مر گیا نہ کہ اصیل تو کفیل کے مال سے دین کی ادائیگی کی جائے گی اور اس کی ادائیگی اصیل پر ایک سال کی مدت پر لازم ہو گی۔ (بدائع الصنائع، کتاب الکفالۃ، رکن الکفالۃ، جلد 6، صفحہ 3، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ربیع الثانی 1447ھ / 07 اکتوبر 2025ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آن لائن
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2737

ختنہ کی حکمت

سائل: محسن مدنی

سوال: اسلام میں ختنہ کا تاکید حکم کیوں ہے اس کی حکمت کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اللہ پاک نے قرآن میں انسان کو عدل کا حکم دیا ہے یعنی ہر چیز میں میانہ روی، یہاں تک کہ جماع کی لذت کو بھی حد اعتدال میں رکھنے کی تلقین ہے، اسی وجہ سے ہماری شریعت نے ختنہ کے حوالے سے تاکید بیان کی کیونکہ عضو خاص کے سرے پر جو کھال ہے اس کی موجودگی میں لذت جماع بہت زیادہ بڑھ جاتی، لہذا اس کو حد اعتدال پر رکھنے کے لئے ختنہ کا حکم دیا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "أن شريعتنا أمرت بالختان، والحكمة فيه أن رأس العضو جسم شديد الحس، ولأجله عظم الالتذاذ عند الوقاع، فلو بقيت الجلدة على ذلك العضو بقي ذلك العضو على كمال القوة وشدة الإحساس، فيعظم الالتذاذ. أما إذا قطعت تلك الجلدة وبقي ذلك العضو عاريا فيلقى الثياب وسائر الأجسام فيتصلب ويضعف حسه ويقل شعوره، فيقل الالتذاذ بالوقاع، فتقل الرغبة فيه، فكأن الشريعة إنما أمرت بالختان سعيا في تقليل تلك اللذة، حتى يصير ميل الإنسان إلى قضاء شهوة الجماع إلى حد الاعتدال، وأن لا تصير الرغبة فيه غالبة على الطبع" ترجمہ: ہماری شریعت نے ختنہ کا حکم دیا ہے، اور اس میں حکمت یہ ہے کہ عضوِ مخصوص کا سرا بہت زیادہ حساس جسم ہے، اور اسی کے سبب جماع کے وقت لذت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر وہ چمڑی اس عضو پر باقی رہتی تو وہ عضو اپنی پوری قوت اور شدید احساس پر برقرار رہتا، اور لذت بہت بڑھ جاتی۔ لیکن جب وہ چمڑی کاٹ دی جاتی ہے اور عضو خالی رہ جاتا ہے تو وہ کپڑوں اور دوسری چیزوں سے ٹکراتا ہے، اس سے وہ سخت ہو جاتا ہے، اس کا احساس کمزور ہو جاتا ہے اور اس کا شعور گھٹ جاتا ہے، نتیجتاً جماع کی لذت کم ہو جاتی ہے اور اس میں رغبت بھی کم رہتی ہے۔ گویا شریعت نے ختنہ کا حکم اس لیے دیا ہے کہ اس لذت کو کچھ کم کیا جائے تاکہ انسان کا میلانِ شہوت اعتدال کی حد میں رہے اور یہ خواہش طبیعت پر غالب نہ ہو۔

(تفسیر کبیر، سورہ نحل آیت 90، جلد 7، صفحہ 90، مکتبہ علوم اسلامیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

26 ربیع الثانی 1447ھ / 20 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2738

چیزوں کو راؤنڈ فیگر میں بتانا

سائل: بنت احسن

سوال: اگر ہم نے کوئی چیز 390 میں لی تو کسی کے پوچھنے پر کہہ سکتے ہیں کہ 400 کی لی؟ اسی طرح کوئی وقت پوچھے اور 8:05 کی جگہ 8 بتادیں تو یہ جھوٹ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس قسم کے مبالغے کا لوگوں میں رواج ہو وہ جھوٹ میں داخل نہیں اسی طرح اوقات وغیرہ کو راؤنڈ فیگر میں بتانا بھی جھوٹ نہیں بلکہ یہ احادیث سے ثابت ہے۔ نماز کے اوقات والی حدیث جس کو امامت جبریل والی حدیث بھی کہا جاتا ہے وہاں ایک مقام پر وضاحت کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "یہاں تقریبی وقت (راؤنڈ فیگر) مراد ہے یعنی قریبا ایک مثل سایہ تھا ایک مثل سے کچھ ہی پہلے۔"

(مرآۃ المناجیح، جلد 1، حدیث 583)

بہار شریعت میں ہے: "جس قسم کے مبالغہ کا عادۃً رواج ہے لوگ اسے مبالغہ ہی پر محمول کرتے ہیں اس کے حقیقی معنی مراد نہیں لیتے وہ جھوٹ میں داخل نہیں، مثلاً یہ کہا کہ میں تمھارے پاس ہزار مرتبہ آیا یا ہزار مرتبہ میں نے تم سے یہ کہا۔ یہاں ہزار کا عدد مراد نہیں بلکہ کئی مرتبہ آنا اور کہنا مراد ہے، یہ لفظ ایسے موقع پر نہیں بولا جائے گا کہ ایک ہی مرتبہ آیا ہو یا ایک ہی مرتبہ کہا ہو اور اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 518، 519)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

26 ربیع الثانی 1447ھ / 20 اکتوبر 2025ء

فتوی نمبر: 2763

رقم جمع کروانے کے بارے میں اختلاف ہو گیا

سائل: عبد الوحید

سوال: ذیلی نگران نے وارڈ نگران کو تھیلی میں 14800 روپے دیے انہوں نے وہ تھیلی یوسی نگران کو دی جب جمع کروانے کے لئے گنے تو 13800 تھے اب اس 1000 روپے کا کیا بنے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر وارڈ نگران نے حفاظت کے ساتھ وہ پیسے رکھے اور پھر آگے یوسی نگران کو بھی باحفاظت دیے لیکن گن کر نہ دیے اور یوسی نگران نے بھی حفاظت ہی سے رکھے اور اب ایک ہزار کم ہو گئے ہیں اور کافی غور و فکر کے ساتھ بھی پتہ نہیں چل رہا کہ کدھر گئے تو اس صورت میں تاوان تو نہیں ہو گا لیکن آئندہ احتیاط کرنے کا حکم ہو گا اور موقع پر ہی گن کر دینے کی تاکید کی جائے گی۔ نیز اگر یوسی نگران پر الزام آئے کہ اس کی غفلت سے ضائع ہوئے ہیں یا اس نے خیانت کی ہے تو پھر یوسی نگران پر حلف ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "تھیلی میں روپے کسی کے پاس ودیعت رکھے مودَع کے سامنے گن کر سپرد نہیں کیے جب واپس لیے تو کہتا ہے کہ روپے کم ہیں تو مودَع پر نہ ضمان ہے نہ اُس پر حلف دیا جائے ہاں اگر اُس کے ذمہ خیانت یا ضائع کرنے کا الزام لگاتا ہے تو حلف ہو گا۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 53)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

10 جمادی الاولی 1447ھ / 02 نومبر 2025ء

Fiqhi Masail Group
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2795

کاروبار کے لئے جس کو پیسے دیے وہ بھاگ گیا تو ضمان

سائل: عبد القیوم

سوال: میں نے اپنی اور کچھ لوگوں کی اماؤنٹ ایک شخص کو کاروبار کے لئے دی اس کی رقم بھی اس میں شامل تھی ہم نے کاروبار کی شرعی رہنمائی بھی لے لی تھی چند سال کام چلتا رہا اور نفع بھی ہوتا رہا جو وقت پر سب کو ملتا رہا اب وہ شخص اچانک غائب ہو گیا اور ہماری رقم ڈوب گئی اب کاروبار کے شریکوں کو ان کی رقم پوری کر کے دینا کیا میرے ذمہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال سے یہ بات واضح ہے کہ کاروبار میں سارے شریک تھے اور آپ نے فقط اپنی جان پہچان کی وجہ سے سب کی رقم لے کر ایک شخص کو کاروبار کے لئے دی لہذا اب اگر وہ شخص رقم لے کر بھاگ گیا تو سب کو ادائیگی کرنا آپ کے ذمہ نہیں نہ ہی کوئی شریک آپ سے رقم کا مطالبہ کر سکتا ہے کیونکہ یہ شرکت عقد کی قسم شرکت عنان ہے اور اس میں ہر ایک دوسرے کا ضامن نہیں ہوتا بلکہ وکیل ہوتا ہے اور وکیل سے کوتاہی نہ ہو تو ضمان اس کے ذمہ نہیں۔ عالمگیری میں ہے: "صورتها ان يشترك اثنان فی نوع خاص من التجارات او يشتركان فی عموم التجارة ولا يذكر ان الكفالة و المفاوضة فيها فتضمنت معنى الوكالة دون الكفالة حتى تجوز هذه الشركة بين كل من كان من اهل التجارة" یعنی: اس کی صورت یہ ہے کہ دو آدمی کسی خاص قسم کی تجارت میں شریک ہو جائیں، یا دونوں عمومی تجارت میں شراکت کریں، اور اس میں یہ ذکر نہ ہو کہ ان میں کفالت ا مفاوضہ شامل ہے۔ تو یہ اپنے اندر وکالت کا معنی رکھتا ہے، کفالت کا نہیں۔ اسی وجہ سے یہ شرکت ہر اس شخص کے درمیان جائز ہے جو تجارت کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (عالمگیری، کتاب الشرکۃ، الباب الثانی فی المفاوضۃ، جلد 2، صفحہ 319)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

27 جمادی الاولی 1447ھ / 19 نومبر 2025ء